

## احتساب نفس

”اخلاقی برائیوں کا علاج تین طریقوں کے ذریعہ ہو سکتا ہے، مخلص مومنین اپنے بھائیوں کے لیے خیر کی دعا کریں، اچھی صحبت اختیار کی جائے اور آخری چیز یہ کہ آپ خود خیر کے طالب ہوں اور اس تیسرے طریقہ علاج کا سب سے بہترین ذریعہ احتساب نفس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر خیر و شر کے درمیان تمیز کرنے کا شعور رکھ دیا ہے اور یہی احساس اسے اچھے کاموں کی طرف رغبت دلاتا ہے۔ اسے ہم ضمیر کا نام بھی دے سکتے ہیں۔ اور ضمیر کی اصلاح کے لیے دو چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے: پہلی چیز یہ کہ انسان اپنے ضمیر کو حتیٰ الوسع علم کی روشنی سے منور کرنے کی کوشش کرے، یہاں تک کہ ضمیر کے اندر خیر و شر کے درمیان تمیز کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے اور اس سلسلے میں قرآن و حدیث، سیرت پاک ﷺ اور دیگر صلحاء امت کی سیرتوں سے استفادہ کرے، اور دوسری چیز یہ کہ وہ اپنے ضمیر کو مقویات کے ذریعہ مضبوط بنائے اور اس کے لیے فرض و نفل نمازوں کی پابندی، رمضان کے روزے، زکوٰۃ، خیرات و صدقات کی ادائیگی اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کی خدمت کرنا ضروری ہے، اور یہ چیزیں ضمیر کو آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیتی ہیں۔“

ہلا کو خان کا قہقہہ

ظلم کی حرمت

ماہ مبارک کو مکدہ رنہ کیجئے

بوسنیائی مسلمانوں کی معاشرت

اللہ ہمارے حال پر رحم فرمائے

نیک بیوی کی کہانی

سنگین معاشی بحران

دعوتی و تربیتی سرگرمیاں

عالم اسلام



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

﴿قُلْ اَغَيَّرَ اللّٰهُ اَيْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهِمْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰى ثُمَّ اِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ اَلْاَرْضِ وَّرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَا اَنْتُمْ اِنۡكُمْ اِنۡ رَّبَّكَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ ﴿۱۶۵﴾ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۶۶﴾﴾

”کہو کیا میں اللہ کے سوا اور پروردگار تلاش کروں اور وہی تو ہر چیز کا مالک ہے۔ اور جو کوئی (بڑا) کام کرتا ہے تو اُس کا ضرر اسی کو ہوتا ہے۔ اور کوئی شخص کسی (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ پھر تم سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ تو جن جن باتوں میں تم اختلاف کیا کرتے تھے وہ تم کو بتائے گا۔ اور وہی تو ہے جس نے زمین میں تم کو اپنا نائب بنایا اور ایک کے دوسرے پر درجے بلند کیے تاکہ جو کچھ اُس نے تمہیں بخشا ہے اُس میں تمہاری آزمائش کرے۔ بے شک تمہارا پروردگار جلد عذاب دینے والا ہے۔ اور بے شک وہ بخشنے والا اور مہربان بھی ہے۔“

اے نبی! کہہ دیجئے، میں اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا رب کیوں کر مان لوں جبکہ وہ اللہ ہی ہر شے کا مالک ہے۔ جو شخص کوئی برائی کما رہا ہے اس کا وبال اُسی پر آئے گا۔ اُس کی سزا اُسی کو بھگتنا پڑے گی۔ اور روز قیامت کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ ہر ایک کو اپنا بوجھ خود اٹھانا ہوگا، اپنے محاسبے کو خود سامنا کرنا ہوگا۔ بالآخر سب لوگوں کو تمہارے رب کی طرف لوٹنا ہے۔ پھر وہ تمہیں جتلا دے گا وہ کچھ جس میں تم اختلاف کرتے رہے تھے۔

وہی اللہ ہے جس نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو خلافت ارضی عطا کی۔ پس اب اولاد آدمؑ میں سے جو شخص بھی اللہ کا مطیع و فرماں بردار ہو، اللہ کو اپنا حاکم اور مالک مان لے تو گویا وہ بھی اُس کی خلافت کا حق دار ہو گیا۔ دوسرے یہ کہ انسانوں کی ایک نسل کے بعد دوسری اُس کی جگہ لے رہی ہے۔ اور اللہ نے تم میں سے بعض کے درجوں کو بعض پر بلند کر دیا۔ کسی کو علم دیا، کسی کو حکمت، کسی کو ذہانت، کسی کو جسمانی قوت، کسی کو حسن اور کسی کو دولت عطا فرمائی۔ یہ اس لیے ہے تاکہ تمہیں اُن چیزوں سے آزمائے جو اُس نے تمہیں دے رکھی ہیں۔ یاد رکھو، تمہارے رب کو عذاب دیتے بھی دیر نہیں لگتی، اور یقیناً وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ یہاں سورة الانعام اختتام کو پہنچی۔

### شرم و حیا ایمان کا شعبہ ہے

### فرمان نبوی

پیشتر محمدؐ پوس جنم

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ اَوْ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ شُعْبَةً، فَافْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ))  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ایمان کی کچھ اور پرستریا (راوی کو شک ہے) کچھ اور ساٹھ شاخیں ہیں۔ ان میں بلند ترین درجہ اور افضل شاخ (کلمہ) لا الہ الا اللہ کی ہے۔ اور سب سے کم درجہ تکلیف دینے والی چیز (روڑے، پتھر، کانٹے، چھلکے وغیرہ) کہ راستہ سے ہٹا دینا ہے۔ اور حیا ایمان کا (قابل لحاظ بڑا اہم) شعبہ ہے۔“

**تشریح:** اسلام میں حیا کی بڑی اہمیت ہے۔ یہ فرد کی پاکیزگی کی بنیاد اور صالح معاشرہ کی اساسی صفت ہے۔ اس بنا پر اُسے نصف ایمان بھی قرار دیا گیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر افراد معاشرہ اس صفت سے متصف ہوں تو معاشرہ میں انسانی رشتوں کے احترام کو ملحوظ رکھا جاتا ہے، حقوق کی رعایت کی جاتی ہے اور برائیوں سے اجتناب ہوتا ہے۔ یوں سماج میں صالحیت، اعتدال اور حسن قائم رہتا ہے۔ اگر سوسائٹی میں شرم و حیا نہ رہے تو بے اعتدالیاں جنم لیتی ہیں، ادائیگی حقوق میں کوتاہی کی جاتی ہے اور گناہوں کی کثرت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں حیا نہ رہے تو پھر تو آزاد ہے جو چاہے کرتا پھرے۔

تا خلافت کی بنا، دنیا میں ہو پھر استوار  
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

## قیام خلافت کا نقیب

لاہور

ہفت روزہ

# ندائے خلافت

جلد 17 11 تا 17 ستمبر 2008ء شمارہ  
17 10 تا 16 رمضان المبارک 1429ھ 37

بانی: اقتدار احمد مرحوم  
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید  
نائب مدیر: محبوب الحق عاجز

### مجلس ادارت

سید قاسم محمود۔ ایوب بیگ مرزا  
سردار اعوان۔ محمد یونس جنجوعہ  
مگران طباعت: شیخ رحیم الدین

پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چوہدری  
مطبع: مکتبہ جدید پریس ریلوے روڈ لاہور

### مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:

67۔ اے علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو، لاہور۔ 54000  
فون: 6366638 - 6316638 فیکس: 6271241  
E-Mail: markaz@tanzeem.org  
مقام اشاعت: 36۔ کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700  
فون: 03-5869501

قیمت فی شمارہ 10 روپے

سالانہ ذریعہ تعاون  
اندرون ملک ..... 300 روپے  
بیرون پاکستان

انڈیا ..... (2000 روپے)  
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)  
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)  
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر  
”مکتبہ خدام القرآن“ کے عنوان سے ارسال کریں  
چیک قبول نہیں کیے جاتے

”ادارہ“ کا مضمون نگار حضرات کی رائے  
سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

## ہلا کو خان کا قہقہہ

آصف علی زرداری پاکستان کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ امریکہ نے پہلی بار پاکستان پر زمینی حملہ کر کے عورتوں اور بچوں سمیت بیس افراد کو شہید کر دیا ہے۔ بلوچستان میں پانچ خواتین کو زندہ درگور کر دیا گیا ہے۔ بھارت ایٹمی کلب کا باقاعدہ ممبر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ پاکستان میں اگلے دو ماہ میں شدید زلزلوں کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ اس ہفتہ کی ان پانچ خبروں میں سے صرف پہلی خبر کو ایک مثبت خبر قرار دیا جاسکتا ہے، اس لیے کہ جمہوریت میں ووٹوں کو گنا جاتا ہے تو لانا نہیں جاتا اور اس کتنی میں آصف علی زرداری سبقت حاصل کر گئے ہیں۔ لہذا کسی کو اچھا لگے یا بُرا، وہ ایوان صدر میں داخل ہو چکے ہیں۔ آصف علی زرداری کے ماضی پر نگاہ ڈالی جائے تو خیر کی توقع کرنا بہت مشکل ہے۔ اُن پر کرپشن کا کوئی کیس ثابت ہو سکا یا نہیں یہ الگ بات ہے، اس لیے کہ بد عنوانی اور کرپشن کی رسید نہیں دی جاتی۔ پھر یہ کہ مشرف حکومت اُنہیں جیل میں ڈال کر جرم ثابت کرنے کی بجائے بینظیر کو سیاست سے آوٹ کرنے کی سودا بازی میں زیادہ دلچسپی رکھتی تھی۔ بے نظیر دور میں اُن کی کرپشن کے اتنے قصے مشہور ہوئے تھے کہ عام آدمی آوازِ خلق کو نثارہ خدا جانتے ہوئے ان قصوں کو حقیقت کے انتہائی قریب سمجھتا تھا اور سمجھتا ہے۔

کرپشن کے ان قصوں کو بھی ماضی کا حصہ سمجھ کر بھلایا جاسکتا تھا، لیکن گزشتہ دنوں اُن کا یہ کہنا کہ وعدہ کوئی قرآن اور حدیث نہیں ہوتا، یورپ میں شائع ہونے والی اُن کی خبروں کی تصدیق کرتا ہوا محسوس ہوتا ہے کہ اُن کی ذہنی صحت قابل رشک نہیں ہے۔ ججوں کی بحالی کے حوالہ سے جو فلا بازیاں اُنہوں نے کھائی ہیں وہ بھی شریف انفس اور مثبت سوچ کے حامل عام شہری کے نزدیک ناپسندیدہ فعل ہے۔ خطرناک ترین بات اُن کا یہ فرمانا ہے کہ مشرف سے نجات حاصل کرنے کے لیے ہم نے سپر قوتوں سے کچھ وعدے کیے ہیں، جو اُنہیں پورے کرنے ہیں۔ یہ وعدے کس نوعیت کے ہو سکتے ہیں۔ اولاً یہ کہ اُن کے اتحادی اور نام نہاد دہشت گردی کے خلاف جنگ کو مسلمانوں کے خون سے رنگین کرنے والے مشرف کو تحفظ دیا جائے اور ثانیاً یہ کہ مشرف کی اس نامعقول اور ظالمانہ پالیسی کو جاری رکھا جائے اور ہماری شمال مغربی سرحد پر مسلمانوں کا خون بہتا رہے۔ ہم نامزد صدر آصف علی زرداری سے یہ سوال کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ قرآن کی موجودگی میں ایک ٹیک کام انجام دینے کے لئے ایک مسلمان کے ساتھ کیسے گئے وعدہ کو آپ ہوا میں اُڑا دیتے ہیں اور ایک کافر حکومت یا حکومتوں سے ایک بُرا اور غیر شرعی کام انجام دینے کے لئے آپ کو وعدے کی پاسداری کا شدت سے احساس ہے۔ شاید اسی لیے صدارتی انتخاب سے دو دن پہلے امریکہ نے زرداری کے سامنے ایک ٹیسٹ کیس رکھا اور پاکستان پر پہلی بار زمینی حملہ کیا۔ حکومتی سطح پر جو بھی جھوٹا سچا احتجاج ہوا، حکمران جماعت کے سربراہ کی حیثیت سے زرداری صاحب نے اس حملہ کے خلاف ایک لفظ نہیں کہا۔

بہر حال اس سب کچھ کے باوجود ہم اللہ رب العزت سے جس کی انگلیوں کے درمیاں انسانوں کے دل ہیں، دعا کرتے ہیں کہ وہ پاکستان پر رحم فرمائے اور زرداری صاحب کا دل پھیر دے۔ وہ العزیز اور الحکیم ہے۔ وہ بدترین شخص کو بھی ہدایت کی دولت سے نواز سکتا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ نہ صرف زرداری اور اراکین حکومت بلکہ پوری پاکستانی قوم کو حضرت یونس کی قوم کی طرح سچی توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو بھایا چاروں خبروں کی حیثیت ایک زبردست انتباہ اور وارننگ کی ہے۔ کبوتر کی طرح ملی کودکھ کر آنکھیں بند کر لینے سے اور شتر مرغ کی طرح ریت میں سر چھپانے سے نہ موت سے بچا جاسکتا ہے اور نہ ہی طوفان ٹل سکتا ہے۔ ہم اگر روش تبدیل نہیں کرتے تو تباہی و بربادی اور ہلاکت خیزی ہمارا (باقی صفحہ 19 پر)

## پیر و مرید

[بال جبریل]

## مرید ہندی

پڑھ لیے میں نے علومِ شرق و غرب رُوح میں باقی ہے اب تک درد و کرب!

## پیرِ دومی

دستِ ہر نا اہل پیارت کنڈا سوئے مادر آ کہ تمارت کنڈا!

## مرید ہندی

اے نگہ تیری مرے دل کی کشاد کھول مجھ پر نکتہٴ حکمِ جہاد

## پیرِ دومی

نقشِ حقِ راہم بہ امرِ حقِ شکن برزجارج دوست سبِ دوست زن

## مرید ہندی

ہے نگاہ خاوراں مسورِ غرب حورِ جنت سے ہے خوشتر حورِ غرب

## پیرِ دومی

ظاہر نقرہ گرا سپید است و نو دست و جامہ ہم یہ گرددازوا!

## مرید ہندی

آہ مکتب کا جوانِ گرم خوں! ساحرِ افرنگ کا صیدِ زبوں!

## پیرِ دومی

مُرغِ پَرنا رُستہ پُوں پڑاں شود طعمہٴ ہر گربہٴ دڑاں شود!

لے کفار سے قتال کرو، جو لوگ راہِ حق میں رکاوٹ ڈالیں۔ مومن کے جہاد سے اُس کا مقصود مالِ غنیمت یا دولت، زمین یا عورت نہیں ہے، بلکہ دینِ حق کا قلب اور باری تعالیٰ کی خوشنودی ہے۔

مرید کہتا ہے کہ مشرقی اقوام، مغربی اقوام کی ظاہری شان و شوکت اور چکا چوند سے اس قدر متاثر ہو چکی ہیں کہ ان کو یورپ کی نیم عریاں عورتیں، جنت کی حوروں سے بھی زیادہ دلکش نظر آتی ہیں۔

پیر جواب دیتے ہیں کہ چاندی بظاہر سفید اور اجلی ہوتی ہے، لیکن اس کے مس کرنے سے ہاتھ اور لباس دونوں کالے ہو جاتے ہیں۔ یہی حال اُن مغربی عورتوں کا ہے۔ ان کا ظاہر تو بہت دلکش ہے، لیکن باطن سیاہ ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ جو شخص اُن کی صحبت میں رہے گا، اُس کے اندر بھی باطنی کثافت پیدا ہو جائے گی، اس لیے ایسی عورتوں پر فریفتگی کا باعث ہے۔

مرید کہتا ہے کہ کالجوں میں زیرِ تعلیم مسلمان نوجوان بالعموم مغربی افکار سے متاثر ہو کر اسلام سے بیگانہ ہو جاتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

پیر جواب دیتے ہیں کہ اگر وہ پُوزہ جس کے ابھی پر نہیں نکلے، اُڑنا شروع کر دے تو یقیناً لمبی کا لقمہ بن جائے گا، یعنی اگر مسلمان نوجوان اسلامی تعلیمات سے آگاہی حاصل کیے بغیر مارکس اور فرائیڈ کے غیر اسلامی نظریات اور میکسم گورکی اور آسکر لائلڈ کے مخرب اخلاق افسانوں کا مطالعہ شروع کر دے گا تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اسلام سے بے گانہ ہو جائے گا، اور جب ولایت سے واپس آئے گا تو الحاد اور بے دینی کے لیے باعثِ افتخار بن جائے گا۔

مرید ہندی کہتا ہے کہ اگرچہ میں نے تمام مشرقی و مغربی علوم مثلاً ادب، تاریخ، معاشیات، منطق، فلسفہ، عقائد اور علم الکلام وغیرہ پڑھ لیے، لیکن اطمینانِ قلب حاصل نہیں ہوا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

پیر جواب دیتے ہیں: طیب ہو یا بیمار دار، ہر نا اہل شخص کا ہاتھ تجھے مزید بیمار کر دے گا۔ مانتا ہی ہے جو حقیقی تیرداری کی اہل ہے۔ اسی کی جانب متوجہ ہونا چاہیے۔ مراد یہ ہے کہ محض علوم و فنون کے حاصل کرنے سے رُوح کی تفنگی دور نہیں ہو سکتی، نہ ہی انسان کے ذکھوں کا مداوا ہو سکتا ہے۔ رُوح کی کسک تو اہل معرفت ہی رفع کر سکتے ہیں جو اس کے اہل ہوں اور جن میں ماں کی سی شفقت بھی ہو۔

اے میرے پیر و مرشد! آپ کی حکمت و دانش ہر لمحے میرے لیے مشعلِ راہ رہی ہے۔ ازراہِ کرم یہ فرمائیے کہ جہاد کی حقیقت کیا ہے؟ یہ نکتہ میرے ذہن میں ابھی تک لائٹل ہے۔ پیر کا جواب: حق کے پیدا کردہ نقوش کو، اسی کے حکم سے مٹانا، یعنی محبوبِ حقیقی کے بنائے ہوئے کالج کے برتنوں کو، اسی کے بنائے پتھر سے توڑنا۔ مطلب یہ ہے کہ کفار بھی خدا ہی کے پیدا کردہ ہیں اور قرآن مجید بھی اسی کا نازل کردہ ہے، اور قرآن میں خود اسی نے یہ حکم دیا ہے کہ اگر کفار اعلیٰ کلمۃ الحق میں تمہارے مزاحم ہوں تو اُن کو صفحہ ہستی سے مٹا دو۔

زجاجِ دوست کتنا یہ ہے کفار سے (جو دنیا میں موجود ہیں) سبِ دوست کتنا یہ ہے احکامِ جہاد سے (جو قرآن میں مذکور ہیں) خلاصہٴ کلام یہ کہ مسلمان کو کفار سے کسی قسم کی ذاتی پر خاش نہیں ہے۔ اُن کو قتل کرنے میں اُس کی کوئی ذاتی غرض مخفی نہیں ہے۔ جس خدا نے کافروں کو پیدا کیا ہے، اسی خدا نے مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہے کہ باطل کا زور توڑنے اور دینِ حق کے غلبے کے

## ظلم کی حرمت اور حقیقت توحید

مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی، لاہور میں بانی تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کے خطاب جمعہ کی تلخیص

[آیات قرآنی کی تلاوت، حدیث زبردس کے بیان اور خطبہ مسنونہ کے بعد]

حضرات اہم آج جس طویل حدیث کا ہم مطالعہ کر رہے ہیں، یہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپؓ وہ جلیل القدر صحابی ہیں، جن کے زہد کی گواہی خود نبی کریم ﷺ نے دی ہے۔ آپؓ نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زہد کا مشاہدہ کرے تو میرے اس دوست ابوذرؓ کو دیکھ لے۔ یہ حدیث حدیث قدسی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ بڑے محبت بھرے انداز میں اپنے بندوں سے خطاب کر رہا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو یہ پوری حدیث اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ایک اسم مبارک ”الغنی“ کی تشریح ہے۔ اللہ ”الغنی“ یعنی، بے پروا، بے نیاز ہے، اسے کسی قسم کی کوئی احتیاج نہیں، نہ بڑی نہ چھوٹی۔ اللہ کا یہ نام ”الغنی“ قرآن حکیم میں کئی مقامات پر آیا ہے۔ مثلاً

﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنْ اشْكُرْ لِلَّهِ ط  
وَمَنْ يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ط وَمَنْ  
كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿٤١﴾﴾ (سورۃ لقمان)

”اور ہم نے لقمان کو داناتی بخشی کہ اللہ کا شکر کرو اور جو شخص شکر کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لیے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو اللہ بھی بے پروا اور سزاوار حمد (و ثنا) ہے۔“

یعنی جو شخص اللہ کا شکر ادا کرتا ہے، وہ یہ اپنے ہی بھلے کو کرتا ہے۔ اس سے اس کی اپنی شخصیت کا صحیح رخ پراٹھان ہوگا۔ اس کی اپنی شخصیت صحیح رخ پر پروان چڑھے گی۔ شکر کا مادہ اس کی معنوی اور روحانی صحت کی دلیل ہوگا۔ اگر کوئی شکر نہیں کرتا، بلکہ کفران نعمت کرتا ہے تو اس کا نقصان اسی کو ہوگا۔ وہ اپنی جاہی خود مول لے گا، اپنی عاقبت خراب کرے گا۔ اللہ تو غنی ہے۔ وہ انسان کے شکر کا ہرگز محتاج نہیں۔ وہ حمید ہے، پوری کائنات اس کی حمد و ثنا میں لگی ہوئی ہے..... ہمیں زندگی کے قدم قدم پر اللہ کا شکر بجالانا چاہیے۔ بہت سے

مواقع ایسے ہیں کہ جن پر بطور خاص ہمیں شکر کی تعلیم دی گئی۔ مثال کے طور پر کھانا کھانے کے بعد۔ کھانے سے پہلے ہم بھوکے ہوتے ہیں، نقاہت محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ ہمیں کھانا کھلاتا ہے، تو ہماری بھوک مٹ جاتی ہے اور جسم کو طاقت حاصل ہو جاتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اس پر اللہ کا شکر ادا کریں۔ ہماری زبان پر یہ مسنون دعا ہو

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ وَسَقَانِيْ  
وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾

”کل شکر اور تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے کھلایا پلایا اور مسلمانوں میں سے بنایا۔“

اسی طرح نیند کے بعد بیدار ہونے کا معاملہ ہے۔ نیند ایسی کیفیت ہے جو موت سے مشابہ ہے۔ یہ موت کی بہن ہے۔ اس میں اگرچہ موت کی طرح آدی کی جان تو نہیں نکلتی ہے، تاہم شعور سلب کر لیا جاتا ہے۔ نیند کے بعد اٹھنا گویا دوبارہ زندگی پانا ہے۔ لہذا جب ہم نیند سے بیدار ہوں تو اس پر اللہ کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ اسی لیے ہمیں یہ دعا تلقین فرمائی گئی ہے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَا نَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا  
وَالِيْهِ النُّشُوْرُ﴾

”تمام شکر اور تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں زندہ کیا بعد اس کے ہم پر موت طاری کر دی تھی اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔“

اب ایک دوسری آیت جس میں اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک ”الغنی“ کا ذکر آیا ہے، ملاحظہ ہو۔ یہ آیت سورۃ العنکبوت کی ہے۔ فرمایا:

﴿وَمَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ ط اِنَّ  
اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ ﴿١٠٩﴾﴾

”اور جو شخص جہاد کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لیے جہاد کرتا ہے اور اللہ تو سارے جہان سے بے پروا ہے۔“

یہاں بھی واضح فرمادیا کہ اللہ کی راہ میں مجاہدہ کرنے کا فائدہ خود انسان کو ہے۔ دیکھئے، جہاد بہت عظیم الشان

نیکی ہے۔ یہ ایمان حقیقی کا تقاضا اور ایمان کی پکار ہے کہ اہل ایمان اللہ کے دین کے غلبہ کے لیے جہاد کریں، اللہ کی حکومت اور اس کی عظمت و کبریائی کے لیے جسم و جان کی تمام توانائیاں، اپنا تن من دھن لگا دیں۔ اگر کسی بادشاہ کے خلاف بغاوت ہو جائے تو اس کے وفادار لوگ کیا کرتے ہیں؟ یہی نا کہ کسی نہ کسی طرح بادشاہت restore ہو جائے۔ آج دنیا میں اللہ کے خلاف تاریخ انسانی کی سب سے بڑی بغاوت ہو گئی ہے۔ یہ بغاوت سیکولرازم کی صورت میں ہے، جس کا اصل الاصول انسان کی حیات اجتماعی اور ریاستی نظام سے اللہ اور آسمانی ہدایت کو بے دخل کرنے کا تصور ہے۔ اللہ کے خلاف ایسی بغاوت اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ پہلے یہ ہوتا تھا کہ لوگ خدا کے ساتھ شرک کیا کرتے تھے، لیکن خدا کا انکار نہیں کرتے تھے۔ ہندوستان میں مہادیو ایک ہی تھا، البتہ اس کے ساتھ بے شمار پوی دیوتاؤں کی پرستش کی جاتی تھی۔ یورپ میں بڑے ”G“ سے لکھے جانے والا ”God“ ایک ہی تھا، اور اس کی صفات کے حوالے سے یہ عقیدہ بھی تھا کہ وہ Omniscient Omnipotent اور ”Omnipresent“ ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ”g“ سے لکھے جانے والے بے شمار goddesses کا تصور بھی تھا۔ بہر حال سیکولرازم کی صورت میں آج کے انسان نے اللہ تعالیٰ کے خلاف تاریخ انسانی کی سب سے بڑی بغاوت کی، جب اس نے یہ فیصلہ کیا کہ ریاستی نظام اور دستور و قانون کی تدوین میں اللہ یا کسی برتر ہستی کی کوئی گنجائش نہیں۔ کسی آسمانی ہدایت کو قانون کی بنیاد نہیں بنایا جاسکتا۔ عوام مقتدر اعلیٰ ”Sovereign“ ہیں، لہذا قانون سازی انہی کے منتخب نمائندہ کریں گے، اور وہ جو چاہیں گے قانون بنائیں گے۔ ان کے اس اختیار پر کوئی قدغن نہیں لگائی جاسکتی۔ سیکولرازم کا ڈھانچہ Human Law کے تصور پر استوار ہے۔ اب اس بغاوت کو فرو کرنے اور اللہ کے نظام کے احیاء کے لیے جو لوگ جہاد کر رہے ہیں، اپنے جسم و جان کی صلاحیتیں لگا رہے ہیں، اپنے اموال اور اوقات کی قربانی

دے رہے ہیں، وہ بہت عظیم کام کر رہے ہیں..... لیکن اس کے متعلق بھی فرمادیا کہ وہ یہ کام اپنے ہی بھلے کو کر رہے ہیں۔ اس سے اُن کی اپنی دنیا و آخرت سنورے گی۔ انہیں کبھی یہ خیال نہیں آنا چاہیے کہ وہ ہم پر کوئی احسان کر رہے ہیں۔ اللہ کو اُن کے جہاد اور قربانیوں کی ہرگز احتیاج نہیں۔ وہ غنی اور بے نیاز ہے۔

اب آئیے، حدیث کا مطالعہ کریں!

عَنْ أَبِي ذَرِّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيَمَا يَرُودُهُ عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ: أَنَّهُ قَالَ: ((يَا عِبَادِي! إِنِّي حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي، وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا، فَلَا تَظَالَمُوا))

سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے حدیث قدسی

روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”میرے بندو! میں نے اپنے اوپر حرام کر رکھا ہے کہ کسی پر ظلم کروں اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے لہذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔“

ظلم یہ بھی ہے کہ کسی کو اُس کے اچھے عمل کا بدلہ نہ دیا جائے اور یہ بھی ہے کہ کسی کو اُس کے ناکردہ کی سزا دی جائے۔ دنیا میں بسا اوقات اس طرح کی نا انصافیاں ہوتی ہیں، مگر اللہ تعالیٰ کی عدالت میں کسی بھی قسم کے ظلم کا کوئی امکان نہیں۔ اللہ نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کر دیا ہے۔ پھر یہ کہ جس طرح وہ خود کسی پر ظلم نہیں کرتا، اُسے یہ بھی ہرگز گوارا نہیں کہ اُس کے بندے ایک دوسرے پر ظلم کریں۔ چنانچہ اُس نے انسانوں کا ایک دوسرے پر ظلم کرنا بھی حرام ٹھہرایا ہے۔ کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ دوسروں پر زیادتی کرے، اُن کا حق مارے۔ ظلم کی مختلف صورتیں ہیں، جو افراد ایک دوسرے پر کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک آدمی دوسرے کے متعلق سوئے ظن رکھتا ہے جبکہ اس کے پاس اس کا کوئی واضح ثبوت نہیں تو گویا وہ اُس پر ظلم کرتا ہے۔ اسی طرح جو شخص دوسرے کی فہمیت کرتا ہے، وہ اُس کے ساتھ سخت زیادتی کرتا ہے۔ قرآن حکیم نے فہمیت کی اس قدر شجاعت بیان کی ہے کہ اسے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے برابر قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ دوسروں کا حق ادا نہ کرنا، اُن کا مال ہتھیالینا، اپنی بہنوں کو وراثت میں سے محروم کرنا، دوسروں کو دھوکہ دے کر شے فروخت کرنا وغیرہ، سب ظلم کی صورتیں ہیں۔ ظلم کی ہر صورت سے اللہ نے منع فرمادیا ہے۔ ہمیں چاہیے شعوری طور پر ظلم و زیادتی سے اجتناب کریں۔

آگے فرمایا:

((يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ، فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ))

”میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں

ہدایت دوں پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تمہیں ضرور ہدایت دوں گا۔“

اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ بہت بڑا احسان اور فضل ہے کہ اُس نے ہمیں مسلمان پیدا کیا، ایمان کی دولت بخشی۔ یہ ہدایت کلی ہے جو اللہ نے ہمیں دی ہے۔ ایک ہدایت جزوی ہے جس کی زندگی کے قدم قدم پر ہمیں ضرورت پیش آتی ہے۔ اللہ سے اس ہدایت کی طلب ہم نماز کی ہر رکعت میں کرتے ہیں۔ اهدنا الصراط المستقيم (اے پروردگار) ”تو ہمیں سیدھے راستے پر چلا“۔ جو شخص نماز پڑھتا ہے، ظاہر ہے کہ وہ اللہ، اُس کے رسول ﷺ اور یوم آخرت پر ایمان تو رکھتا ہے، وہ جس ہدایت کی دعا کرتا ہے، وہ یہی ہدایت جزوی ہوتی ہے، تاکہ شاہراہ حیات پر قدم قدم پر اُسے جو دورا ہے پیش آتے ہیں، اُن میں صحیح راستے کو اختیار کر سکے۔ اگر اللہ کی ہدایت نہ ہو تو آدمی گمراہ ہو جائے۔

((يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ جَالِعٌ إِلَّا مَنْ اطَّعْتَهُ، فَاسْتَطِعْمُونِي أَطِيعَكُمْ))

”میرے بندو! تم میں سے ہر ایک بھوکا ہے سوائے اس کے جسے میں کھانا دوں پس تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں ضرور کھانا دوں گا۔“

اللہ تعالیٰ جس طرح تمام مخلوقات کا خالق ہے، اسی طرح وہی سب کو رزق دینے والا بھی ہے۔ ہم سب کی کھانے پینے اور روزی کی اور دوسری تمام ضروریات کو وہی پوری کرتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ تم سب بھوکے ہو سوائے اُن کے جن کو میں کھلاؤں۔ اگر میں نہ کھلاؤں تو تم کبھی اپنی بھوک ختم نہیں کر سکتے۔ جب تمہیں کھلانے والا اور روزی رساں میں ہوں تو تمہیں چاہیے کہ صرف مجھ ہی سے روزی مانگو، مجھ ہی سے سوال کرو، میں تمہاری ضرورت کو پورا کروں گا، اور تمہاری بھوک کو مٹا دوں گا۔

5 ستمبر 2008

پریس ریلیز

## انگور اڈہ میں امریکی فوجی کارروائی ہماری سالمیت اور خود مختاری پر حملہ ہے

اسلام کے نام لیوا قبائلی سرداروں اور سینٹ کے ڈپٹی چیئرمین کا خواتین کو زندہ درگور کرنے کے ظالمانہ اور شرمناک جرم کا دفاع قابل مذمت ہے

حافظ عاکف سعید

جنوبی وزیرستان میں وانا کے قریب انگور اڈہ میں امریکی فوجی کارروائی کے نتیجے میں کئی بے گناہ شہریوں سمیت خواتین اور بچوں کی ہلاکت کی خبر انجمنی افسوس ناک ہے۔ یہ واقعہ نہ صرف ہماری سالمیت اور خود مختاری پر زبردست حملہ ہے بلکہ پاکستانی قوم سمیت ہماری حکومت کے منہ پر امریکہ کا زور دار طمانچہ ہے۔ امریکہ کے اس اقدام کے بعد حکومت کے ذمہ داروں کو چاہیے کہ یا تو وہ اپنی نا اہلی کا اعتراف کرتے ہوئے حکومت سے فوری طور پر دستبردار ہو جائیں یا پھر امریکہ کی اس سنگی جارحیت کا منہ توڑ جواب دے کر ثابت کریں کہ ہم ایک آزاد قوم ہیں۔ یہ بات امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید نے مسجد دار السلام میں اپنے خطاب جمعہ میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کا صدر اس شخص کو ہونا چاہیے جو مثالی کردار کا حامل اور امانت و دیانت کا پیکر ہو۔ یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ پاکستانی قوم ایسے شخص کو اپنا صدر بنانے کے لیے تیار ہے جس کے غیر ذمہ دارانہ کردار کا یہ عالم ہے کہ وہ تحریری معاہدوں سے بھی بکھر جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے علاقے میں خواتین کو زندہ درگور کرنے کی خبر بھی انجمنی شرمناک ہے۔ جہاں اس دروناک واقعے کی وجہ سے پاکستان کو پوری دنیا میں ہزیمت اور رسوائی کا سامنا ہے وہاں بحیثیت مسلمان یہ ہمارے لیے انجمنی افسوس کا مقام بھی ہے کہ جس اسلام نے دور جاہلیت کی تمام ظالمانہ رسوم و روایات کا مکمل خاتمہ کر دیا تھا اسی اسلام کے نام لیوا قبائلی سردار اور سینٹ کے ڈپٹی چیئرمین ان ظالمانہ روایات کا دفاع کر رہے ہیں۔

امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید نے کہا کہ یہ اللہ کے دین سے بے وفائی کی سزا ہے جو ہمیں اس دنیا میں ذلت اور رسوائی کی شکل میں مل رہی ہے۔ ہمارے گرد گھیرا تنگ کیا جا رہا ہے۔ تمام عالمی تھیٹریکس پاکستان کو عدم استحکام کا شکار کرنے اور اس کے حصے بخرے کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔ بھارت، امریکہ اور اسرائیل متحد ہو کر پاکستان کے خلاف گھناؤنی سازشیں کر رہے ہیں اور اس کے لیے افغانستان کی سر زمین کو استعمال کیا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے شمالی علاقہ جات اور ہمارے قبائلی علاقے شدید ہدامتی اور خانہ جنگی کا شکار ہیں۔ اگر ہم اس ذلت اور رسوائی کے عذاب سے نکلنا چاہتے ہیں تو ہمیں انفرادی اور اجتماعی سطح پر اپنے سابقہ گناہوں کی معافی اور اللہ کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان سے دو ٹوک الفاظ میں مطالبہ کیا ہے کہ اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ لیکن افسوس کہ ہم نماز روزہ تو کر لیتے ہیں لیکن عملی زندگی میں اسلامی تعلیمات کو اختیار کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اگر ہم نے انفرادی اور اجتماعی سطح پر اللہ کا دین نافذ نہ کیا تو یہ ذلت و رسوائی ہمارا مقدر بنی رہے گی اور آخرت میں سخت ترین عذاب کی وعید ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ (آمین)۔

(جاری کردہ مرکزی شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی)

روزی روتی کے علاوہ انسان کی ایک نہایت اہم ضرورت تن ڈھانپنے کو لباس کی ہے۔ آگے اس بابت انسان کی احتیاج اور اللہ کی بے نیازی کا تذکرہ کیا گیا۔

(( يَا عِبَادِيَ اَكْلِكُمْ عَارِ الْاَمْنِ كَسَوْنَهُ ، فَاَسْتَكَسُونِي اَكْسُكُمْ ))

”میرے بندو! تم میں سے ہر ایک تنگا ہے سوائے اس کے جسے میں لباس پہناؤں پس تم مجھ سے لباس طلب کرو میں تمہیں لباس دوں گا۔“

اس کے بعد اللہ نے انسان کے خطا کار ہونے اور اپنی شان مخفوری کا ذکر فرمایا:

(( يَا عِبَادِيَ اِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، وَاَنَا اَخْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ، فَاَسْتَغْفِرُوْنِي اَغْفِرْ لَكُمْ ))

”میرے بندو! تم دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہ معاف کرنے والا ہوں پس تم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا۔“

انسان خطا کا پتلا ہے۔ سو اللہ نے واضح فرما دیا میرے بندو! اگرچہ تم دن رات خطائیں کرتے ہو، تم سے تفصیلات ہوتی ہیں، تم سے کوتاہیاں ہوتی ہیں، مگر میں تمہیں سزا نہیں دینا چاہتا، بلکہ اپنے دامن رحمت میں لے لینا چاہتا ہوں، لہذا تم مجھ سے توبہ مانگو، مغفرت اور بخشش چاہو، میں تمہیں معاف کر دوں گا۔ تمہارے گناہوں کو تمہاری توبہ دھو ڈالے گی۔ غلطی کرنا انسان کا خاصہ ہے، لیکن اس پر اصرار کرنا، اس کو صحیح سمجھنا یہ شیطانی روش ہے۔ آدمیت یہ ہے کہ آدمی اپنی خطا پر نادم اور شرمندہ ہو، فوراً اللہ سے مغفرت طلب کرے، اللہ اس کو معاف کر دے گا، خواہ اس کی غلطی کتنی ہی بڑی کیوں نہیں ہو۔ حدیث میں اُن لوگوں کو بہترین لوگ قرار دیا گیا ہے، جو اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، ”تمام انسان خطا کار ہیں اور خطا کاروں میں سب سے بہترین وہ ہیں جو توبہ کرنے والے ہیں۔“

اس کے بعد جو الفاظ آ رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی سے اظہار کے لیے Climax ہیں:

(( يَا عِبَادِيَ اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرْبِي فَتَضُرُّوْنِي ، وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْصِي فَتَنْفَعُوْنِي يَا عِبَادِيَ لَوْ اَنَّ اَوْلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ ، وَاَنْسَكُمْ وَاَجْرَكُمْ ، كَانُوا عَلٰى اَنْفِي قَلْبِ رَجُلٍ وَاَحَدٍ مِنْكُمْ ، مَا زَادَ ذَلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيَ لَوْ اَنَّ اَوْلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ ، وَاَنْسَكُمْ وَاَجْرَكُمْ كَانُوا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاَحَدٍ مِنْكُمْ ، مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا ))

”میرے بندو! تم مجھے کچھ نقصان پہنچا سکتے ہو نہ فائدہ۔“

میرے بندو! اگر تم سب کے سب اگلے پچھلے انسان اور جن تم میں سے نیک ترین شخص کی مانند بن جائیں تو اس سے میری حکومت میں بالکل اضافہ نہ ہوگا۔ میرے بندو! اگر تم سب کے سب اگلے پچھلے انسان اور جن تم میں سے بدترین شخص کی مانند بن جائیں تو اس سے میری حکومت میں بالکل کمی نہیں آئے گی۔“

یعنی بندگان خدا کی کوئی حیثیت نہیں کہ اللہ کو نقصان پہنچائیں، خواہ وہ سب کے سب کفر کریں، اس کی شان میں (معاذ اللہ) گستاخیاں کریں۔ اسی طرح اُن میں ہرگز یہ طاقت بھی نہیں کہ اگر اللہ کو نفع دینا چاہیں تو نفع دیں۔ آگے واضح فرما دیا کہ اگر دنیا کے اول و آخر جن و انس سارے کے سارے سب سے نیک آدمی کی طرح ہو جائیں، تقویٰ، وفا شعاری اور بندگی کے اعلیٰ مقام پر پہنچ جائیں، سب ابو بکر صدیق جیسے ہو جائیں تو بھی اُن کی یہ حیثیت نہیں ہو سکتی کہ اللہ تعالیٰ کی سلطنت میں کوئی اضافہ کر سکیں..... اسی طرح اگر اول و آخر سب کے سب بدترین کردار اپنالیں، ابو جہل اور شیطان بن جائیں، پھر بھی انہیں اس کی طاقت نہیں کہ اللہ کی سلطنت میں کمی کر سکیں۔

اس کے بعد اس بات کی وضاحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تمام خزانوں کا مالک ہے۔ وہ اپنے بندوں کو جتنا بھی عطا کرے، اُس کے خزانوں میں ذرہ برابر کمی نہیں ہو سکتی۔

(( يَا عِبَادِيَ لَوْ اَنَّ اَوْلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ ، وَاَنْسَكُمْ وَاَجْرَكُمْ ، قَامُوا فِيْ صَعِيدٍ وَاَحَدٍ فَسَاَلُوْنِيْ ، فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مِّسْأَلَتَهُ ، مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ اَمْرِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمَخِيْطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ ))

”اگر تمہارے اگلے پچھلے انسان اور جن تمام کے تمام کھلے میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے مانگیں اور میں ہر ایک کو اس کے مانگنے کے مطابق دیتا جاؤں تو اس سے میرے خزانوں میں بس اتنی سی کمی آئے گی جتنی سمندر میں سوئی ڈبو کر نکالنے سے سمندر میں کمی آتی ہے۔“

آگے فرمایا:

(( يَا عِبَادِيَ اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا لَكُمْ ، ثُمَّ اُوْفِيْكُمْ بِهَا ))

”میرے بندو! میں تمہارے اعمال کو محفوظ کر رہا ہوں پھر تمہیں ان کی پوری پوری جزا دوں گا پس جو شخص اچھا نتیجہ پائے وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور جسے اچھا نتیجہ نہ ملے تو وہ صرف اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔“

یہاں قیامت کے حوالے سے انسانی اعمال اور اُن کی جزا کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ وہ اپنے بندوں کے اعمال کو محفوظ کر رہا ہے۔ اُسے کسی سے دشمنی نہیں ہے کہ جس کی بنا پر اُسے جہنم میں ڈال دے۔ اُسے کوئی نقصان تو نہیں پہنچا سکتا کہ اللہ ذاتی دشمنی کی بنا پر اُسے عذاب دے کر

اُس نقصان کی تلافی کرے۔ یہ تو انسان کے اپنے اعمال ہیں جن کی فصل اُسے آخرت میں کاٹی پڑے گی۔ اللہ ان اعمال کا ریکارڈ محفوظ کر رہا ہے۔ اور جب روز حساب آئے گا تو ہر نیک اور برے عمل کو بندے کے سامنے لے آئے گا۔

(( فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ))

(( وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ))

(الزلزال)

”تو جس نے ذرہ بھرتیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ بھربرائی کی ہوگی وہ اُسے دیکھ لے گا۔“

(( فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ ، وَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَلُوْ مِنْ اِلَّا نَفْسَهُ ))

(رواہ مسلم)

”جو شخص اچھا نتیجہ پائے وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور جسے اچھا نتیجہ نہ ملے تو وہ صرف اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔“

انسان جو خیر و بھلائی کا کام کرتا ہے، وہ بھی اللہ کی توفیق سے کرتا ہے، لہذا اُس پر اُسے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے، جب اہل جنت جنت میں داخل ہوں گے، تو اُن کی زبانوں پر یہ ترانہ حمد ہوگا۔

(( الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ ))

(الاحراف: 43)

”اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو یہاں کا راستہ دکھایا اور اگر اللہ ہم کو راستہ نہ دکھاتا تو ہم راستہ نہ پاسکتے۔“

اہل ایمان کی روش یہ ہوتی ہے کہ وہ نیکی اور راستی کے باوجود اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں۔ وہ نیکی پر اترتے نہیں، نہ انہیں اس پر غرور اور ناز ہوتا ہے کہ اُن کی نیکیوں کی بدولت اُن کے لیے جنت یقینی ہے، بلکہ وہ خوف و امید کی کیفیت میں ہوتے ہیں..... یہ بات واضح ہو کر اعمال صالحہ اپنی جگہ، لیکن اُن پر غرور نہیں ہونا چاہیے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”کوئی بھی شخص محض اپنے عمل کی بنا پر جنت میں داخل نہ ہو سکے گا، جب تک اللہ کی رحمت و شگھیری نہ فرمادے۔“ اس پر کسی صحابی نے بڑی ہمت کر کے پوچھ لیا، یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ بھی؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا ”ہاں میں بھی، مگر یہ کہ میرا رب مجھے اپنی رحمت کی چادر اوڑھادے۔“..... جو شخص آخرت میں اپنے نامہ اعمال میں نیکیاں دیکھے، چاہیے کہ اس پر اللہ کا شکر ادا کرے، کہ اُس کی توفیق سے وہ یہ اچھے کام کر سکا۔ اور جو اپنے نامہ اعمال میں برائیاں دیکھے، تو اس کا الزام کسی اور کو نہ دے بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل اور رحمت سے نوازے۔ آمین [تفہیم: محبوب الحق عاجز]

## ماہ مبارک کو مکدر نہ کیجئے

مولانا مفتی محمد عاشق الہی

رمضان کی خصوصیات سے تو امت مسلمہ واقف ہے۔ جی چاہتا ہے کہ رمضان المبارک میں مروجہ منکرات کی بھی نشاندہی کر دی جائے یعنی ان برائیوں کا ذکر کر دیا جائے جو اس مہینہ میں عموماً لوگوں سے سرزد ہوتی ہیں، کیونکہ شیطان ہر ممکن طریق سے نیک بندوں کا روڑا بننے کے ڈھنگ نکالتا ہے، اور منکرات کو رواج دینے میں اس طرح کامیاب ہو جاتا ہے کہ اکثر عوام بلکہ بعض خواص بھی برائی کو نیکی سمجھنے لگتے ہیں۔ اور گناہ کو ثواب سمجھ کر کرتے رہتے ہیں۔ سالہا سال کے مشاہدات اور تجربات کے بعد مروجہ منکرات جیٹہ تحریر میں لا رہا ہوں:

1- ایک بہت برا رواج یہ ہو گیا ہے کہ کمن بچوں کو روزہ رکھا کر بچے کا فوٹو اخبارات میں شائع کرایا جاتا ہے۔ اس طرح کسنی ہی میں بچے کے ذہن میں ریا کاری کا بیج بو دیا جاتا ہے اور بچے کے دل میں یہ بات جم جاتی ہے کہ روزہ رکھنا ایسا کام ہے جس کا اخبار میں اشتہار دینا چاہیے، اور نیکی کو اچھا لانا بھی ایک ضروری کام ہے، العیاذ باللہ روزہ رکھنا مقصود نہیں بلکہ شہرت مقصود ہے۔ سب جانتے ہیں کہ ریا کاری نیکیوں کی آری ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے کوئی نیکی، نیکی نہیں رہتی۔

2- ایک رواج یہ ہے کہ افطار کی دعوتیں دی جاتی ہیں۔ دعوت و ضیافت تو اچھا کام ہے مگر اس کے ساتھ یہ جو مصیبت کھڑی ہو گئی ہے کہ افطار کرتے کرتے نماز مغرب بالکل چھوڑ دیتے ہیں یا باجماعت ترک کر دیتے ہیں، یہ ایک عظیم خسارہ ہے۔ اگر دعوت نہ ہوتی تو جماعت کی نماز مسجد میں پڑھتے اور 27 نمازوں کا ثواب پاتے، مگر دعوت نے یہ سب ثواب ضائع کر دیا، کیا مزار ہا جب دعوت انسانی کی وجہ سے دعوت رحمانی کی شرکت سے محرومی ہو گئی جس کی طرف جی علی الفلاح کے ذریعہ منادی ربانی نے بلایا تھا۔ ان میں وہ حضرات بھی ہوتے ہیں جو دوسرے مہینوں میں صف اول اور تکبیر اولیٰ کا ناغہ نہیں ہونے دیتے، مگر رمضان

جیسے مبارک ماہ میں جو کا ازدیاد حسنات (نیکیاں زیادہ کرنے) کا مہینہ ہے صف اول اور تکبیر اولیٰ کے عظیم ثواب کو افطاری کی نذر کر دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ سمجھ دے۔ اور ہاں بعض ضیافتوں میں مولوی، حافظ، قاری حضرات موجود ہوتے ہیں، یہ صاحب دعوت ہی کے گھر میں جماعت کی نماز پڑھا دیتے ہیں۔ جماعت کا ثواب تو مل جاتا ہے مگر وہ باتیں اس میں بھی قابل توجہ ضروری ہیں۔ ایک تو وہی بات جو ابھی عرض کی گئی کہ جس ماہ میں زیادہ نیکیوں کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت ہے اس میں بڑی جماعت کی

**دعوت و ضیافت تو اچھا کام ہے مگر اس**

**کے ساتھ یہ جو مصیبت کھڑی ہو گئی ہے**

**کہ افطار کرتے کرتے نماز مغرب بالکل**

**چھوڑ دیتے ہیں یا باجماعت ترک کر**

**دیتے ہیں، یہ ایک عظیم خسارہ ہے**

شرکت چھوڑی اور مسجد جانے پر جو ہر قدم پر نیکی لکھی جاتی ہے اس سے محروم ہوئے۔ دوسرے یہ کہ مسجد کی جماعت چھوڑ کر گھروں میں چھوٹی چھوٹی جماعتیں کرنا شریعت کے مزاج کے خلاف ہے اور سنت نبویہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کے ساتھ بالکل اس کا جوڑ نہیں بیٹھتا۔ ہر نیک کام کی رفعت و بلندی کا معیار سنت کے مطابق ہونا ہے۔ تھوڑا تھوڑا ہٹنے سے آگے چل کر بہت زیادہ ہٹ جاتے ہیں۔ بہت سی بدعتوں نے اسی طرح رواج پایا ہے۔

شاید کوئی صاحب یہ خیال فرمائیں کہ دعوت جیسی نیکی سے روکا جا رہا ہے حالانکہ یہ سنت کا کام ہے۔ سنت ہونے میں کیا شک ہے، مگر نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنا کیا سنت نہیں ہے؟ ضرور سنت ہے اور بہت بڑی سنت

ہے، اس کو ترک نہ کرو، اور دعوت بھی خوب کھاؤ، جس کا طریقہ یہ ہے کہ صاحب دعوت سے کھجوریں لے کر افطار کر لیں اور نماز باجماعت مسجد میں ادا کریں اور نماز سے فارغ ہو کر اچھی طرح ماہ حضرت نوش جان فرمائیں۔

بات یہ ہے کہ شریعت کی پاسداری ملحوظ خاطر ہو تو ہر بات کا دھیان رہے، چونکہ دنیا داری کے اصول پر اولے بدلے کے عنوان سے دعوتیں ہوتی ہیں، بلکہ انکیشن چیتنے تک کے مضمرات اس میں پوشیدہ ہوتے ہیں۔ دوڑوں اور سپورٹروں کو دعوت کے ذریعہ مانوس کیا جاتا ہے اور یہ دعوتیں چیئر مینوں اور ممبروں بلکہ وزیروں اور ان کے مشیروں اور عزیزوں کو بطور رشوت کھلائی جاتی ہیں، اس لیے شریعت کے اصول کا خیال نہیں رہتا۔ خدا را ذرا غور کریں، کیا ایسی دعوتیں سنت ہیں جن پر نماز یا نماز باجماعت کو قربان کیا جاسکے۔ پھر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ نام تو ہے ”افطار پارٹی“ کا، مگر اس میں چونکہ مندرجہ بالا اصول کے مطابق دعوت دی جاتی ہے اس لیے اکثر بے روزہ دار بھی تشریف لا کر روزہ کھول لیتے ہیں۔

3- بعض مساجد میں تراویح کا بوجھ اتارنے کے لیے عشاء کی اذان وقت سے پہلے دے دیتے ہیں، حالانکہ اذان وقت ہونے کے بعد ہونی چاہیے۔ اور مسجد سے جلد نکل کر ہوٹل میں بیٹھنے کے لیے ریل کی طرح تیز رفتار حافظ ریل کو ترجیح دیتے ہیں خواہ حروف کٹنے کی وجہ سے ایک آیت بھی صحیح نہ ہو۔

4- بہت سی عورتیں تراویح نہیں پڑھتی اور اس کو صرف مردوں کے کرنے کا کام سمجھا جاتا ہے حالانکہ نماز تراویح بالغ مرد و عورت سب کے لیے سنت موکدہ ہے۔

5- بعض لوگ پورے ماہ تراویح پڑھنا ضروری خیال نہیں کرتے بلکہ صرف ایک بار قرآن مجید سن لینا کافی سمجھتے ہیں، خواہ جتنے دن میں بھی ختم ہو جائے، حالانکہ تراویح رمضان کی آخری رات تک پڑھنا سنت موکدہ ہے اور ختم قرآن مستقل سنت ہے۔

6- بعض مساجد میں نابالغ کے پیچھے نماز تراویح پڑھ لیتے ہیں، اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک پر ہونے کے بھی مدعی ہیں، حالانکہ حنفی مذہب میں نابالغ کی اقتداء میں فرض، سنت، نفل کچھ جائز نہیں۔

7- ختم کے دن برقی ققموں اور رنگ برنگ کی لمبی لمبی لائٹوں سے مساجد کی سجاوٹ کی جاتی ہے اور اس کی دیکھ بھال



والے حضرات مسجد میں دس دن گزارنے کو کسر شان سمجھتے ہیں یا دنیاوی مشغولیتوں کو اللہ کے گھر میں رہنے سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں، یہ حُجَّتِ دُنْیَا ہے۔

11- شیعوں میں یا تہجد کے وقت بعض مساجد یا خانقاہوں میں نوافل کی جماعتیں ہوتی ہیں، حالانکہ غیر فرائض کی جماعت مکروہ تحریمی ہے، البتہ اگر صرف دو تین مقتدی ہوں تو گنجائش ہے۔ لہذا نوافل باجماعت نہ پڑھیں، اگر شبینہ کرنا ہو تو تراویح میں پڑھیں بشرطیکہ سب توجہ سے سنیں، قرآن کی طرف سے بے التفاتی نہ ہو اور ضعیفوں کی رعایت بھی ضروری ہے۔ ان کے لیے چھوٹی سورتوں سے پہلے تراویح پڑھا دیں۔



جب تک طیب نفس سے نہ دیا جائے اس وقت تک کسی کا ایک پیسہ لینا بھی حلال نہیں ہوتا، اگر کسی ضرورت سے چندہ کرنا ہو تو صرف ضرورت سامنے رکھ دیں پھر جس کا جی چاہے خود سے دے یا نہ دے۔ وفد بنا کر جانا زور ڈالنے کے لیے ہوتا ہے جو شرعاً صحیح نہیں۔

10- عموماً اکثر مساجد میں اعتکاف کے لیے کوئی نہیں بیٹھتا حالانکہ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف سنت موکدہ علی الکفافیہ ہے، کوئی بھی نہ کرے گا تو سب گنہگار ہوں گے۔ بعض جگہ اپنا بیچ قسم کے لوگوں کو روٹی کپڑے کا لالچ دے کر اعتکاف میں بٹھا دیتے ہیں اور یہ لوگ اکثر مسائل سے بھی واقف نہیں ہوتے اور یہ بھی پتہ نہیں ہوتا کہ اعتکاف مسجد سے باہر رہنے سے فاسد ہو جاتا ہے۔ اور ایسے لوگوں کو اس لیے انتخاب کرتے ہیں کہ مال و دولت

کے باعث تنظیمیں مسجد اس رات کو نماز باجماعت بلکہ پوری یا آدمی تراویح کی شرکت سے بھی محروم ہو جاتے ہیں، بھلا قلوب کو منور کرنے والے انوار قرآنیہ کے سامنے اس ظاہری آرائش کی کیا ضرورت ہے؟ محققین کے نزدیک یہ سب اسراف اور فضول خرچی ہے جس کے لیے شریعت میں وعیدیں آئی ہیں۔

8- معروف طریقہ پر تراویح میں قرآن مجید سنانے والے حفاظ کو خدمت کے نام سے رقم دی جاتی ہے جس کا لینا دینا جائز ہے۔

9- مسجد کی سجاوٹ اور مضافاتی نیز حافظ صاحب کو دینے کے لیے چندہ کیا جاتا ہے جو بہت سے حضرات خوش دلی سے نہیں بلکہ حملہ کے بڑے لوگوں کا منہ دیکھ کر دیتے ہیں اور وفد جانے کے دباؤ سے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہیں حالانکہ

# Education From China

## MBBS & ENGINEERING

Sep. 2008 SESSION

پاکستان بھر سے طلبہ / طالبات پہلے سے زیرِ تعلیم

### 1. Hunan University of TCM

<http://www.hnctcm.com/en/Index.html>

- ◆ More than 200 Pakistani Students.
- ◆ 6 Affiliated Hospitals.
- ◆ 3 Star Hostel.

LIMITED SEATS

### 2. Jiangxi Medical University

<http://www.jxcmi.com/gjjjxy2/en/Index.htm>

- ◆ Over 800 International students with 300 Muslim students.
- ◆ Pleasant weather with moon soon climate.
- ◆ 9 Affiliated Hospitals.

☆ محدود نشستیں  
☆ حلال کھانا  
☆ مناسب اخراجات

### 3. Changsha University of Science and Technology

<http://www.ccust.edu.cn/>

- ◆ Electrical Engineering.
- ◆ Civil Engineering.



## Asia Pacific (Pvt.) Ltd.

LAHORE

First Floor, Sheikh Plaza, 753-C, Faisal Town Lahore.

Tel. +92-42-5161556, 5162497

Cell: + 92-321-4994593, 0321-4994594, 0333-6171127

MULTAN

158-B, Gulgasht Colony, Multan.

Tel: +92-61-6511667, 6511668

Cell: +92-321-6368161, 322-6146353, 300-7329055

Call Free: 0800-13527

<http://www.asia-guide.org>

E-Mail: info@asia-guide.org

## یونانی مسلمانوں کی معاشرت

سید قاسم محمود

حیرت ہوگی۔ تعلیم و ثقافت کے لحاظ سے یہاں یورپی ذوق عام ہے مگر جب صبح ہوتی ہے تو چاروں طرف سے لاؤڈ سپیکروں کے ذریعے اذان کی آواز کانوں میں گونج جاتی ہے۔ ہاں یہ یورپ تو ہے، مگر اسلام کا مرکز چار صدیوں تک اسلام کی راہدہانی بنے رہنے کے بعد اب پھر یہ ماضی کی تجدید کر رہا ہے اور یہی تجدید یورپ کے صلیب پرستوں کو ناگوار گزر رہی ہے اور وہ اس شہر کی اینٹ سے اینٹ بجانے پر تلے ہوئے ہیں۔

جمعہ کے روز جب مسجد میں اذان ہو جاتی ہے تو لوگ مسجد کی طرف چل پڑتے ہیں۔ خطیب سے پہلے وہ مسجد میں قرآن کریم کی تلاوت یا ذکر اذکار کرتے ہیں۔ خطیب منبر پر چڑھ کر خطبہ دیتا ہے۔ یہ خطبہ سرب زبان میں ہوتا ہے جو پورے یوگوسلاویہ کی سب سے اہم زبان ہے۔ عام لوگ عربی زبان نہیں سمجھتے۔ البتہ خطبے کے اندر عربی الفاظ بکثرت استعمال کیے جاتے ہیں۔ مسجد نمازیوں سے بھر جاتی ہے۔ نماز کے بعد خطیب حاضرین کو حدیث سناتا ہے یا کوئی کلمہ نصیحت بیان کرتا ہے۔ مسجد کے دروازے پر مسلمانوں کی عظیم رابطہ اسلامیہ کی طرف سے ایک صندوقچی رکھی جاتی ہے جس میں لوگ اپنا چندہ ڈالتے رہتے ہیں۔ ان چندوں سے جمع ہونے والی رقوم مسجدوں پر خرچ کرنے کے علاوہ فقراء و مساکین کی امداد، عبادت گاہوں کی تعمیر، مدرسوں کے قیام اور دیگر فلاحی کاموں پر صرف کی جاتی ہیں۔ زکوٰۃ اور صدقات کی رقوم بھی اجتماعی طور پر جمع اور خرچ کی جاتی ہیں۔

رابطہ اسلامیہ نے سراجیو میں ایک سوشل کلب بھی قائم کر رکھا ہے۔ مسلمان فراغت کے وقت میں وہاں اکٹھے ہوتے ہیں اور وہاں مشاہیر قراء باری باری قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں یا نوجوان لیکچر دیتے ہیں اور اپنے دینی و معاشرتی مسائل پر تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ دینی تقریبات بھی اسی کلب میں منعقد کی جاتی ہیں۔ گویا یہ کلب ایک دینی اور ثقافتی رہنمائی کا سنٹر ہے جہاں مقامی مسلمان جمع ہو کر اوقات فراغت کا صحیح استعمال کر لیتے ہیں۔

رمضان المبارک میں پورے یوگوسلاویہ میں عام طور پر اور یونیاں و ہرزگووینا میں خاص طور پر مسلم معاشرے پر پوری طرح دینی چھاپ لگ جاتی ہے۔ گھروں میں اور مسجدوں میں ذکر کرنے والوں اور عبادت گزاروں کا ہجوم ہو جاتا ہے۔ مسجدوں میں صبح و شام دینی موضوعات پر

ہیں۔ آج مجموعی طور پر سراجیو میں ستر مسجدیں ہیں، جہاں خدائے واحد کی عبادت ہوتی ہے اور کتاب اللہ کی روح پرور صدائیں گونجتی ہیں۔

سراجیو کی سیر کرنے والے کو اسلامی طرز کے قدیم بازار سے گزرنا پڑتا ہے۔ ان میں ایک بازار صفارین ہے۔ یہ سراجیو کے پرہجوم بازاروں میں سے ایک ہے۔ کئی بار یہ بازار آتشزدگی کا شکار ہوا۔ آخری بار 1852ء میں اس میں آگ کے شعلے بھڑکے تھے مگر اب یہ ساحوں کے لیے مرکزی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ دوسرا بازار باش

یونیا کے مسلمان دین کا صاف اور  
سادہ تصور رکھتے ہیں۔ دوسرے  
مسلم ممالک میں جو بدعات و خرافات  
رانج ہیں، وہ یہاں نہیں ہیں

جارسیا ہے۔ یہ شہر کا تجارتی اور گھریلو صنعتوں کا مرکز کہلاتا ہے۔ سولہویں صدی عیسوی میں یہ بازار قائم کیا گیا جب کہ یہاں اسلام کی حکمرانی عروج پر تھی اور پھر بار بار اس کی تجدید و تعمیر کی گئی۔ قدیم دور سے چلی آنے والی روایتی دستکاری کی دکانیں یہاں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ اس بازار سے گزرنے والا دیکھے گا کہ بوڑھے مرد، پرانے طرز کار روایتی لباس پہنے، ظروف سازی اور دستی صنعتکاری میں مگن ہیں۔ اس عوامی بازار سے گزرتے ہوئے آپ کو گوشت بھننے کی خوشبو اپنی طرف کھینچ رہی ہوگی۔ دراصل یہاں چھوٹے چھوٹے ریستوران بنے ہوئے ہیں۔ قدامت و کہنگی ان کے درود یوار سے عیاں ہے۔ عثمانی دور کے رواج کے مطابق ان میں بیٹھنے کے لیے لکڑی کے تخت پوش بچھے ہوں گے۔

کسی مسلمان یا عرب زائر کو سراجیو کا حال سن کر بڑی

شہر سراجیو و ایک کشادہ وادی کے دامن میں دریائے درنیا کے کنارے واقع ہے۔ اس پر رومن حکمران کوس لمن الملک الیوم بجاتے رہے۔ پھر سلاوی نسل کے بادشاہ آ کر براجمان ہو گئے۔ 1443ء میں ترک مسلمان آ گئے اور یہ شہر 1878ء تک ترکوں کی عدل گستری اور اسلام کی خوشبو سے چار صدیوں تک مہلکا رہا۔ پھر اس کا دور فلامی شروع ہو گیا اور اب ایک مرتبہ پھر یہ آزاد فضا میں اسلام کے زیر سایہ دوبارہ واپس آ جانے کے لیے مرغ فصل کی طرح تڑپ رہا ہے۔

سراجیو کی مشہور ترین عمارت قصر ”سرائے“ ہے۔ یعنی ترکی زبان میں ”مرکز حکومت“۔ پچھلی دونوں عالمی جنگوں میں یہ شہر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوا، مگر آج یہ ماڈرن کینول ہے اور اس کی آبادی پانچ لاکھ سے زائد ہے۔

سراجیو پورے یورپ میں اسلامی طرز تعمیر کے لحاظ سے شہرت رکھتا ہے۔ اس میں چاروں طرف مسجدیں اور قدیم تاریخی درسگاہیں پائی جاتی ہیں۔ ان میں ایک جامع غازی خسرو بک ہے۔ نہ صرف یوگوسلاویہ، بلکہ پورے یورپ میں اس کا چرچا ہے۔ اس کا مینار 47 میٹر بلند ہے۔ دوسری جامع جکر کچینا ہے جو یونیا و ہرزگووینا کی قدیم ترین جامع ہے۔ جامع حاجی حسانو اور جامع علی باش سولہویں صدی عیسوی کے اندر وجود میں آنے والے اسلامی طرز تعمیر کا نادر نمونہ سمجھی جاتی ہیں۔ جامع فرہاد بک بھی قابل دید جگہ ہے۔

اور آگے بڑھیں تو جامع مہمبنا آئے گی جو 1528ء میں تعمیر کی گئی اور 1700ء میں اسے دوبارہ مرمت کیا گیا۔ اس کی دو دیواروں پر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی تصویریں بنی ہوئی ہیں۔ جامع سراج عالیہ بھی 1528ء میں بنائی گئی تھی۔ اس کو 1892ء میں دوبارہ مرمت کیا گیا۔ جامع سفید بھی بہترین تاریخی مقام ہے۔ جامعہ المغربیہ اس لحاظ سے منفرد ہے کہ اس کے ستون لکڑی کے

تقریریں ہوتی رہتی ہیں اور یہاں کا خصوصی رواج یہ ہے کہ روزانہ نماز عصر کے بعد مسجدوں میں حسن قرأت کا مقابلہ منعقد ہوتا ہے۔ کچھ مسجدوں میں یہ مقابلہ نماز فجر کے بعد ہوتا ہے جس میں نوجوان اور نوجوان لڑکے حصہ لیتے ہیں۔ رمضان میں اجتماعی افطاری ہوتی ہے۔ خوشحال لوگ خصوصی طور پر اس میں حصہ لیتے ہیں۔ افطار پارٹیوں میں طرح طرح کے کھانے پیش کیے جاتے ہیں اور بڑی خوشی منائی جاتی ہے۔ عید الفطر بھی مسلمانوں کی شکوہ و قوت کے اظہار کا دن ہوتا ہے۔ تمام لوگ نئے لباس زیب تن کر کے نماز عید

مسلمان دین کا صاف اور سادہ تصور رکھتے ہیں۔ دوسرے مسلم ممالک میں جو بدعات و خرافات رائج ہیں، وہ یہاں نہیں ہیں۔ قبر پرستی تو ان کے اندر نہیں ہے، البتہ ایصالِ ثواب اور مردوں کے حق میں دعائے مغفرت کی روایت عام ہے۔ قبریں مساجد سے ملحق صحن میں بنائی جاتی ہیں اور ان کی تعمیر کا وہی طرز ہے جو ترکی میں نظر آتا ہے۔ قبر زمین سے اوپر اٹھی ہوئی ہوگی اور سرہانے کی طرف قبر کے اوپر لال رنگ کی ترکی ٹوپی یا بیچ دار عمامہ رکھا ہوا ہوگا۔

بوسنیا و ہرزگووینا اور سنجق و مقدونیہ کے مسلمان تو

رمضان المبارک کے دوران بوسنیائی مسلمانوں کا خصوصی رواج یہ ہے کہ روزانہ نماز عصر کے بعد

مسجدوں میں حسن قرأت کا مقابلہ منعقد ہوتا ہے، جس میں نوجوان اور نوجوان لڑکے حصہ لیتے ہیں

کے لیے مختلف مساجد میں اکٹھے ہوتے ہیں اور نماز کے بعد باہمی ملاقاتوں اور مبارک بادوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح عید الاضحیٰ میں جانوروں کی قربانی دی جاتی ہے اور گوشت مستحقین میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

زکوٰۃ کی رقم رابطہ اسلامیہ کے ذریعے زیادہ تر سراجیو کے ریلیجس انسٹی ٹیوٹ میں خرچ کی جاتی ہے۔ حکومت نے جب سے اوقاف کی املاک کو اپنے قبضے میں لیا ہے مسلمان مجبور ہو گئے ہیں کہ مساجد و مدارس اور مساکین کی امداد زکوٰۃ فنڈ سے کریں جو رابطہ اسلامیہ کے پاس جمع ہوتا ہے۔

حج کا مسئلہ عرصہ دراز تک کھٹائی میں پڑا رہا۔ 1974ء کی دستوری ترمیم کے بعد یوگوسلاویہ کے مسلمانوں کو حج کی سہولت ملی ہے۔ اس سے پہلے بہت کم تعداد میں لوگ مختلف حیلوں بہانوں سے حج کا فریضہ ادا کرتے رہے ہیں۔ حکومت کی طرف سے ایک حج مشن بھی بھیجا جاتا ہے، جس کا بظاہر کام حجاج کی خدمت ہے، لیکن واپسی پر اس مشن کے ارکان حکومت کو رپورٹ پیش کرتے ہیں کہ کیا کیا حالات پیش آئے۔

مسلمان اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلانے کا بہت شوق رکھتے ہیں، مگر یہ تعلیم انہیں ہر جگہ میسر نہیں ہے۔ دینی تعلیم کا انتظام چند شہروں میں پایا جاتا ہے۔ یوگوسلاویہ کے تعلقات مصر، عراق اور شام کے ساتھ دوسرے مسلم ممالک کی نسبت بہتر رہے ہیں، اس لیے نوجوانوں کی ایک ایسی تعداد مل جاتی ہے جو ازہر، بغداد یونیورسٹی اور دمشق یونیورسٹی سے پڑھ کر آئے ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ بوسنیا کے

بالعموم بدعات سے پاک ہیں۔ البتہ کوسوو (جمہوریہ سربیا کی مسلم آبادی) میں صوفیاء کا ایک گروہ پایا جاتا ہے، جس نے بعض ایسے طریقے اختیار کر رکھے ہیں جو خرافات کہے جاسکتے ہیں۔ مسلمانوں کے ضعف و انحطاط کے دور میں یہ صوفیاء کے فرقے باہر سے یہاں آ کر آباد ہوئے ہیں۔ ”درویشوں“ کے نام سے بھی ایک گروہ کوسوو میں پایا جاتا ہے جو دین سے بالکل بیگانہ ہے اور یوگوسلاویہ کے مسلمانوں کے اندر دین کے چہرے کو مسخ کرتا رہتا ہے۔ ان لوگوں نے شراب نوشی حلال کر رکھی ہے۔ مال بٹورنا ان کا اصل مٹھ نظر ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ اصلاً مسلمان نہیں ہیں، بلکہ دشمنان اسلام نے مسلمانوں کو دین سے دور رکھنے کے لیے یہ گروہ یہاں بھیج رکھے ہیں۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ عام مسلمان ان گروہوں سے نفرت کرتے ہیں، بلکہ بعض ذمہ دار علماء اس طرح کے بگڑے ہوئے لوگوں کی بیخ کنی کرتے رہتے ہیں۔

سب سے پُر رونق اور جوش و جذبہ سے لبریز تقریب کسی نئی مسجد کا افتتاح ہوتی ہے۔ جب مسجد تعمیر ہو جاتی ہے تو شہر میں یا قصبہ یا دیہات میں اس کے افتتاح کا اعلان کر دیا جاتا ہے۔ رئیس العلماء کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ افتتاح کرے یا اس کا کوئی نمائندہ آجائے۔ ملک کی دیگر نامور اسلامی شخصیتوں کو بھی شرکت کی دعوت دی جاتی ہے، بلکہ آرتھوڈکس اور کیتھولک چرچ کے نمائندوں کو بھی شریک کیا جاتا ہے۔ یہ تمام مدعوین اور عام حاضرین مسجد کے قریب ایک مقام پر جمع ہوتے ہیں اور پھر ایک جلوس کی شکل میں مسجد کی طرف چل پڑتے

ہیں۔ جلوس کے آگے آگے چھوٹے چھوٹے بچے اور بچیاں ہوتی ہیں جنہوں نے ہاتھوں میں سبز پرچم اٹھا رکھے ہوتے ہیں اور خود انہوں نے زرق برق لباس پہن رکھے ہوتے ہیں۔ ان کے پیچھے رئیس العلماء اور دیگر مہمان ہوتے ہیں اور ان سب کے پیچھے عام لوگ رواں دواں چل رہے ہوتے ہیں۔ یہ جلوس پانچ ہزار افراد سے لے کر بیس ہزار افراد تک ہوتا ہے۔ سب لوگ نئے کپڑوں میں ملبوس ہوتے ہیں۔ خواتین بھی ایک طرف الگ تھلگ جلوس میں شریک ہوتی ہیں۔ انہوں نے اپنا روایتی ڈھیلا ڈھالا لباس پہن رکھا ہوتا ہے جو پورے جسم کو ڈھانپ لیتا ہے۔ بالعموم بوسنیا کے دیہاتوں میں خواتین ایسا لباس پہنتی ہیں۔ ان کے چہرے اور ہاتھ ننگے ہوتے ہیں۔ اسی کو وہ اپنا پردہ تصور کرتی ہیں۔

زیر افتتاح مسجد کے مناروں پر سبز جھنڈے لہراتے ہیں۔ جب جلوس مسجد میں پہنچ جاتا ہے تو رئیس العلماء اور مہمان سٹیج پر بیٹھ جاتے ہیں اور تقاریر شروع ہو جاتی ہیں جن میں مسجد کی اہمیت اور اسلام کی فضیلت اور احکام اور سیرت و سوانح بیان کیے جاتے ہیں۔ عیسائی نمائندے بھی تقریریں کرتے ہیں اور اخوت و تعاون کی روح برقرار رکھنے پر زور دیتے ہیں۔ اس اثناء میں نماز کا وقت آنے پر اذان دی جاتی ہے اور نماز قائم کر دی جاتی ہے اور تمام ہجوم نماز میں شریک ہو جاتا ہے۔ نماز کے بعد کھانا ہوتا ہے۔ یہ دن گویا ایک میلہ ہوتا ہے جو رات گئے تک جاری رہتا ہے۔ بازاروں میں خریداری ہوتی ہے اور مسرت و شادمانی کا بھرپور سماں پیدا ہو جاتا ہے۔

مسجدوں کا ذکر ہوا ہے تو یہ بھی بتادینا مناسب ہوگا کہ آج کل بوسنیا میں مساجد کی تعمیر کا رواج بڑھتا جا رہا ہے۔ ان دنوں نئی مساجد کی تعمیر کا سالانہ تناسب 40 مساجد ہیں۔ صرف سراجیوو شہر میں 70 مساجد ہیں۔ پہلے تو لوگ شہروں میں مساجد بناتے رہے جہاں اب ضرورت سے زیادہ ہی تعمیر ہو گئی ہیں۔ اب دور دراز دیہات میں مساجد بنانے کا رجحان پیدا ہو گیا ہے۔ تین چوتھائی نئی مساجدیں دیہات ہی میں بن رہی ہیں۔ ان کے مصارف مسلمان اپنے چندوں سے پورے کرتے ہیں۔ تعمیر مساجد کے ساتھ نوجوان نسل کا رخ بھی علی الخصوص دیہات میں مسجدوں کی طرف روز بروز بڑھ رہا ہے جہاں ان کو ناظرہ و حفظ قرآن کے ساتھ دینی و اخلاقی مسائل کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ (جاری ہے)



## اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے

محمد سمیع

منتخب کر چکے تھے۔ اس کی ماضی کی کارکردگی بھی ہمارے سامنے ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہم نے اسے تیسری مرتبہ منتخب کیا ہے۔ یہ سارا ہمارا اپنا کیا دھرا ہے۔ اس کے نتائج بھی ہمیں ہی بھگتنے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کے اپنے اعمال حکام کی شکل میں اس پر مسلط کر دیئے جاتے ہیں۔ لیکن ایک بات ضرور ہے کہ عملاً ہمارے ملک کا نام ”اسلامی جمہوریہ پاکستان“ کے بجائے صرف پاکستان ہے، اس لیے کہ یہاں پر اسلام کی راہ روکنے کی بھی مذموم کوششیں ہو رہی ہیں اور عوام کا جینا بھی دو بھر ہو گیا ہے۔ پھر اسلامی جمہوریہ چہ معنی دارد؟ اگر ہم لوگ وطن عزیز کے نام کی لاج رکھنا چاہتے ہیں اور اُسے صحیح معنوں میں اسلامی مملکت بنانا چاہتے ہیں تو ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ یہاں اسلام کے نظام عدل اجتماعی کے نفاذ کے لیے پہلے اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات کے تابع کرے، بعد ازاں اس کی دعوت دے اور پھر ہم سب بندگی کی دعوت کو عام کرنے اور مل جل کر اس کے نظام کو نافذ کرنے کی جدوجہد میں اپنا تن من دھن لگا دیں۔ تاکہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ رہے کہ پاکستان میں جو جتنا بڑا ہے اتنا ہی بڑا جھوٹا، اتنا ہی بڑا وعدہ خلاف اور اتنا ہی بڑا خائن ہے۔

گی۔ یہاں کسی استثناء کا کوئی تذکرہ نہیں اور میرے علم کی حد تک کسی مفسر قرآن نے اس آیت کے حوالے سے اپنی تفسیر میں سیاسی وعدے کو مستثنیٰ قرار نہیں دیا۔ حضور ﷺ کا ایک ارشاد گرامی بہت معروف ہے جس کے بارے میں صحابہ کا قول نقل کیا گیا کہ شاید ہی کوئی ایسا موقع ہو جس میں حضور ﷺ نے ہمیں وعظ و نصیحت کی ہو اور اس میں یہ نہ فرمایا ہو کہ جس میں عہد کا پاس نہیں، اس کا کوئی دین نہیں اور جس میں امانت کی پاسداری کا وصف نہیں، اس کا کوئی ایمان نہیں۔ اب اس ارشاد گرامی کی روشنی میں وعدے کے حوالے سے آصف علی زرداری کے اقوال پر غور کریں اور پھر فیصلہ کریں کہ کیا ایسا کوئی قائد سربراہ مملکت بننے کا اہل ہے، خاص طور پر ایسی ریاست کا سربراہ جس کا دستور یہ کہتا ہو کہ قرآن و سنت سے متصادم کوئی قانون سازی نہیں کی جائے گی۔

آج جب ہم اپنے معاشرے میں پھیلی ہوئی منافقت کو دیکھتے ہیں تو خیال آتا ہے کہ اگر قوم نے ایوب خان مرحوم کی بات مان لی ہوتی اور ملک کے نام کے ساتھ جو ”اسلامی“ کا لفظ لگا ہوا ہے، اس کو حذف کرنے پر راضی ہو جاتی تو آج اُسے شرمندگی کا سامنا نہ ہوتا۔ غضب خدا کا، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے قائدین جس منافقت کا مظاہرہ کر رہے ہیں وہ اس کے نام سے کسی طرح بھی مطابقت نہیں رکھتا۔ ہمارے دین میں کفر سے زیادہ ناپسندیدہ منافقت ہے، کیونکہ کفر اسلام دشمنی کے کھلم کھلا اظہار کا نام ہے جبکہ منافقت ان مار آستین لوگوں کا طرز عمل ہے جو بظاہر تو مسلمانوں میں شامل ہوتے ہیں لیکن باطن میں اس کی بیخ کنی میں کوئی کسر اپنی طرف سے روا نہیں رکھتے۔ یہی وجہ ہے قرآن کے مطابق ان آستین کے سانپوں کا جہنم کے سب سے نچلے درجے میں مسکن بنایا گیا ہے۔

### ضرورت رشتہ

☆ نارووال کی رہائشی فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 25 سال، حافظہ قرآن، ایم اے ایجوکیشن، امور خانہ داری میں ماہر کے لیے دینی مزاج کے حامل تعلیم یافتہ برسر روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں

برائے رابطہ: 0300-4453090

☆ بیٹا، رفیق تنظیم اسلامی، عمر 28 سال، تعلیم ایم سی ایس، گورنمنٹ ملازم کے لیے دینی مزاج کی حامل گریجویٹ لڑکی (ترجیحاً ٹیچر) کا رشتہ درکار ہے۔

لارڈ

بیٹی، عمر 21 سال، تعلیم بی اے، خوبصورت،

خوب سیرت، امور خانہ داری میں ماہر، باپردہ کے لیے

دینی مزاج کے حامل نوجوان کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 042-5435372

0334-9924130

ٹھیک ہے، معاہدے قرآن و حدیث نہیں ہوتے کہ ان میں کوئی تبدیلی نہیں کی جاسکتی لیکن کیا کوئی ایسا معاہدہ بھی ہوتا ہے جس میں فریق دوئم کی رضامندی کے بغیر کوئی تبدیلی کی جاسکتی ہو۔ جب ایک ایسا شخص جس کے کاندھے پر ایک سیاسی جماعت کی ذمہ داریاں بھی ہوں اور سونے پر سہاگہ یہ کہ وہ منصب صدارت پر بھی فائز ہو، اپنی وعدہ خلافیوں کے ذریعہ قرآن سنت میں وارد احکامات کی خلاف ورزیوں کا مرتکب ہو، خود ہی سوچئے کہ اُس کے بارے میں کیا کہا جاسکتا ہے۔

دراصل قصور محض ہمارے قومی قائدین کا نہیں بلکہ ہمارا اپنا ہے۔ کہا گیا ہے کہ مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا۔ لیکن ہم وہ مومن ہیں جو بار بار اس سوراخ میں انگلی ڈالتے ہیں، جہاں سے کئی بار ڈسے جا چکے ہیں۔ پیپلز پارٹی کو ہم تین بار منتخب کر چکے تھے۔ اس کی سابقہ کارگزاریوں کے باوجود ہم نے ایک بار پھر اسے منتخب کیا۔ اسی طرح مسلم لیگ (ن) کو بھی ہم دو بار

اللہ کے رسول ﷺ نے منافق کی تین نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ ”اسلامی“ جمہوریہ پاکستان کے قائدین وعدے کے کتنے پابند ہیں اس کا اندازہ تو وقتاً فوقتاً ہوتا ہی رہتا ہے، لیکن ان دنوں تو تواتر کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اعلان مری کو سیاسی وعدہ قرار دیا گیا۔ پھر یہ کہا گیا کہ معاہدہ قرآن و حدیث کی بات نہیں کہ جس میں تبدیلی نہ ہو سکے۔ غضب کی بات یہ ہے کہ یہ ان صاحب کے فرمودات ہیں جنہیں اب سربراہ مملکت بنایا گیا ہے۔ رہی بات خیانت کی تو اقتدار اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امانت ہوتی ہے۔ اگر اقتدار پر ایسے لوگ فائز ہوں تو ملک کا اللہ ہی حافظ ہے۔

قرآن کریم کی سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا گیا کہ عہد کو پورا کیا کرو کیونکہ اس کے بارے میں باز پرس ہو

## نیک بیوی کی کہانی شوہر کی زبانی

حافظ محمد افسر

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

”مومن کی کیا ہی اچھی حالت ہے۔ اسے راحت ملتی ہے تو شکر کرتا ہے، اجر پاتا ہے، رنج پہنچتا ہے مبر کرتا ہے تو اجر پاتا ہے۔“

یوں تو انسان کو اس دنیا میں کئی قسم کی آزمائشوں کا سامنا کرنا ہی پڑتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿وَلَيَسِّرْ لَكُمْ عُسْرَكُمْ وَالْعُسْرُ يَأْتِي الْيُسْرَ﴾ (البقرہ)

”اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میوؤں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے۔ تو مبر کرنے والوں کو (اللہ کی خوشنودی کی) بشارت سنا دو۔“

تاہم کسی قریبی عزیز کا چھڑ جانا بہت سے بڑی آزمائش اور صدمہ ہے۔ اس صدمے پر جہاں مبر کی تلقین ہے وہاں بشارت بھی دی گئی ہے۔ کسی عزیز کی موت پر غمگین ہونا فطری ہے۔ یہاں تک کہ حضور اکرم ﷺ کی آنکھ مبارک سے بھی اپنے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کے صدمے میں آنسو بہہ نکلے۔ کسی صحابی نے سوال کیا کہ آپ بھی رورہے ہیں؟ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا: ”یقیناً آنکھ آنسو بہاتی ہے، دل مغموم ہے، لیکن ہم زبان سے وہ کچھ نہ کہیں گے جس سے ہمارا رب ناراض ہو۔“

اس واقعہ میں ہم سب کے لئے بہت بڑا درس ہے، وہ یہ کہ کسی بھی عزیز یا دوست کی وفات پر آنکھوں سے آنسوؤں کا بہنا تو ایک فطری عمل ہے، لیکن چہرے کو چینیٹا، سر پر مٹی ڈالنا اور زور زور سے چیخنا چلانا گناہ کا کام ہے۔ اللہ کا فضل و کرم ہے کہ اس نے مجھے اسوۂ رسول ﷺ پر چلنے کی توفیق بخشی، اس موقع پر جبکہ دو ماہ قبل میری شریک حیات رحلت فرمائیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ

اللہ تعالیٰ نے جس نیک خاتون کو میرا ہم سفر بنایا،

انہیں یہ اعزاز حاصل تھا کہ وہ جب لاہور سے حفظ اور درس نظامی سے فراغت حاصل کر کے اپنے آبائی شہر شہدادکوٹ (سندھ) آئیں تو انہوں نے یہاں قرآن کی تعلیم کو عام کرنے کا آغاز کیا۔

شہر شہدادکوٹ میں مارچ 1998ء سے قبل لڑکیوں کے لئے قرآن کی تعلیم کا کوئی باقاعدہ انتظام نہ تھا۔ البتہ کچھ خواتین گھروں میں قرآن کی تعلیم دیتی تھیں۔ لیکن ان کے ہاں نہ ہی تجوید کا کوئی تصور تھا اور نہ ہی قرآن فہمی کا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی ان گنت نعمتوں کے ساتھ ہی یہ نعمت بھی میری بیوی پر کی کہ اُن کی شب و روز کی ان تھک کوششوں سے کچھ ہی عرصے میں ”مدرستہ البنات“ کی بنیاد ڈالی گئی، جس میں بچیوں کو قرآن مجید ناظرہ، حفظ اور درس نظامی کی تعلیم دی جانے لگی اور کچھ ہی عرصے میں انہوں نے بچیوں کو ناظرہ قرآن پاک مکمل کروانے کے ساتھ ساتھ تقریباً 12 بچیوں کو حفظ بھی مکمل کروالیا۔

اس نیک خاتون کو اللہ تعالیٰ نے 15 اپریل 2005ء کو میری رفیقہ حیات بنایا۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے ایسے پر فتن دور جس میں مغرب کی تہذیب نے جہاں مغربی عورت کو فحاشی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں پھینک دیا ہے، وہاں مسلمان عورت کو بھی اپنی دینی حمیت اور اسلاف کے نقش قدم پر چلنے سے کوسوں دور کیا ہے، آئے دن رت نئے فیشن، ٹی وی اور کیبل نے مسلمان عورت کو مغربی تہذیب کا دلدادہ بنا کر اللہ، رسول ﷺ اور قرآن کی تعلیم سے دور کر دیا ہے، ایسے میں اللہ تعالیٰ نے ایسی نیک عورت میری شریک حیات بنائی کہ جس نے اللہ کی رضا اور قرآن کی تعلیم و تعلم ہی کو اپنا نصب العین بنائے رکھا۔

وہ صبح سویرے اٹھتیں، نماز پڑھنے کے بعد مدرسہ چلی جاتیں۔ وہاں وہ درس و تدریس سے اپنی روح و ایمان کو تازگی فراہم کرتیں۔ قَالَ اللّٰهُ وَقَالَ الرَّسُوْلُ ﷺ کی محفل میں وہ ایک عجیب لذت محسوس کرتیں تھیں۔ دوپہر کو

واپس گھر پہنچتیں اور شام 3 بجے پھر مدرسہ چلی جاتیں اور اپنی گونا گوں مصروفیات کے باوجود وہاں مغرب سے آدھا گھنٹہ قبل تک قرآن کی تعلیم دیتی رہتی۔ نہ صرف شادی کے بعد بلکہ اُم محمد بننے کے بعد بھی وہ تعلیم قرآن میں ایسے ہی مصروف رہیں۔

اللہ کی رضا کی تلاش فقط مدرسہ تک ہی محدود نہ تھی بلکہ گھر میں وہ مجھ سے محبت سے پیش آتیں۔ میری رضا کو رضا الہی کے حصول کا ذریعہ سمجھتیں۔ وہ دین کے معاملے میں میرے لیے کبھی بھی رکاوٹ نہ بنیں۔ یہاں تک کہ شادی کے ایک سال بعد جب میں نے انجمن خدام القرآن کراچی کے تحت ہونے والے قرآن فہمی کورس کے لئے ارادہ ظاہر کیا تو انہوں نے مجھے استخارہ کا مشورہ دیتے ہوئے ختمہ پیشانی سے اس کورس میں شرکت کا مشورہ دیا۔

میری اہلیہ کا میرے ساتھ تو دل موہ لینے والا رویہ تھا ہی، لیکن میرے والدین کو بھی انہوں نے کبھی شکایت کا موقع نہ دیا۔ عام طور پر ساس اور بہو کے مابین جو تنازعہ ہوتا ہے میں نے اس کا اپنے ہاں کوئی تصور تک نہ پایا۔ صرف یہی نہیں بلکہ وہ اپنے لخت جگر کی تربیت کے حقوق (جو ہر ماں کے ذمہ ہوتے ہیں) کا بھی آغاز پہلے ہی روز سے کر چکی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے کبھی بھی بغیر وضو کے اُسے دودھ تک نہ پلایا۔

وہ ایک اطاعت گزار، وفا شعار بیوی، صبر و شکر کی پیکر اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر تنگ و دو کرنے والی خاتون تھیں۔ اُن کی زندگی کے آخری دو ایام کے حالات خاص طور پر ایمان افروز ہیں۔ وہ آپریشن کے تکلیف دہ مرحلے سے گزر کر بھی قرآن کی تلاوت کرتی رہیں اور جب اُن کی طبیعت انتہائی خراب ہو جاتی اور اُن پر غشی طاری ہو جاتی تو غشی کے دوران بھی وہ تلاوت کرتیں۔ یوں وہ اپنی وفات سے پہلے جو زچگی کے سبب واقع ہوئی قرآن کے نور سے اپنے سینے کو منور کرتی رہیں۔

ویسے تو خاندان کے کسی بھی فرد کا چھڑ جانا انتہائی تکلیف دہ ہے، لیکن ایک صالح بیوی کا یوں دنیا کی پر خارا وادی میں تنہا چھوڑ کر چلے جانا ایک گہرا صدمہ ہے جس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ یہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل ہے کہ اس نے مجھے اس صدمے کو برداشت کرنے کی توفیق دی اور قرآن کے ان الفاظ نے مجھے سہارا دیا:

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

## سنگین معاشی بحران۔ فیصلے کی گھڑی

ڈاکٹر شاہد حسن صدیقی

زیر نظر مضمون اعداد و شمار کی روشنی میں پاکستانی معیشت کے حوالے سے انتہائی چشم کشا حقائق پر مشتمل ہے۔ مزید برآں اسلامی بنکاری کے بارے میں جن خیالات کا اظہار اس مضمون میں کیا گیا ہے وہ بظاہر حقیقی نوعیت کے ہیں۔ تاہم اس معاملے کی علمی نزاکت کے پیش نظر اس کا ثبوت دلائل کی بنیاد پر تجزیہ ضروری ہے۔ بصورت دیگر یہ خیالات یکطرفہ نوعیت کے شمار ہوں گے (ادارہ)

وطن عزیز کی معیشت اپنی تاریخ کے سنگین ترین بحران سے دوچار ہے۔ یہ کہنا قاطع نہ ہوگا کہ معیشت سے خون رس رہا ہے۔ نئی حکومت سے توقع تھی کہ وہ اقتدار سنبھالنے کے چند روز کے اندر بڑے بڑے سیاسی مسائل حل کر کے یک سوئی کے ساتھ معیشت کو سنبھالا دینے اور عام آدمی کی تکالیف کم کرنے کی طرف توجہ دے گی مگر گزشتہ 5 ماہ سے وہ اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے ان اختلافات کو فروغ دینے اور عوام پر بوجھ ڈال کر طاقتور طبقوں کو مزید مراعات دینے میں مصروف رہی ہے۔ چنانچہ معاشی مسائل گھمبیر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ گزشتہ 2 ماہ میں زرمبادلہ کے ذخائر میں 1700 ملین ڈالر اور گزشتہ 4 ماہ میں ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 13 روپے کی کمی ہو چکی ہے۔ ملک میں صنعتی پیداوار گر رہی ہے۔ بجلی کی لوڈ شیڈنگ بڑھ رہی ہے اور دہشت گردی کی کارروائیاں روز کا معمول بن گئی ہیں۔ اب سے نو برس قبل فوجی حکومت کے در آمد شدہ معاشی منتظمین نے معیشت کو استحکام دینے کے نام پر ایسی پالیسیاں وضع کیں جن کے نتیجے میں آنے والے برسوں میں معیشت کی شرح نموگری مگر عوام پر زبردست بوجھ ڈال کر طاقتور طبقوں کو زبردست مراعات دی گئیں۔ ان معاشی منتظمین نے بہر حال یہ تسلیم کیا کہ ان کی پالیسیوں کے نتیجے میں عوام نے بہت دکھ درد سہے ہیں مگر ساتھ ہی یہ خواب بھی دکھایا کہ ایک سنہرا مستقبل ان کا منتظر ہے۔ اب 9 برس بعد ایک مرتبہ پھر نئی حکومت قوم کو بتلا رہی ہے کہ معیشت کی حالت انتہائی خراب ہے۔ چنانچہ اسے استحکام دینے کے لیے قربانی دینا ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی حکومت نے مالی سال 2009ء کے لیے معیشت

کی شرح نمو کا ہدف کم کیا ہے، ترقیاتی اخراجات میں کٹوتی اور بجلی کے نرخوں میں اضافے کی نوید سنائی ہے جبکہ متعدد پارٹنرول کے نرخوں میں اضافہ کرنے کے ساتھ جنرل سیزلنگ کی شرح میں بھی اضافہ کیا ہے۔ نئی حکومت کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس سال عوام کو ریلیف دینا ممکن نہیں ہے، البتہ آئندہ برس ریلیف دیا جاسکتا ہے یعنی انتخابی منشور کوئی قرآن یا حدیث تو نہیں کہ تبدیل نہ ہو سکے۔

وزیر خزانہ نے 16 اگست 2008ء کو کہا کہ گزشتہ 8 برسوں میں پاکستان میں غربت میں خاصا اضافہ ہوا ہے اور گزشتہ حکومت کے دور میں غربت میں کمی کے تمام دعوے جھوٹے تھے۔ یہ بات انتہائی تکلیف دہ ہے کہ خود موجودہ حکومت کے دور میں عالمی بینک کے صدر نے حنا ربانی کھر کی سرکردگی میں ملاقات کرنے والی پاکستان کی معاشی ٹیم کے ساتھ سخت اور تحقیر آمیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ اس نے پاکستان کی معاشی صورت حال کے ضمن میں غلط حقائق پیش کیے ہیں۔ ہمیں اس امر میں ذرہ برابر بھی شبہ نہیں ہے کہ اگر گزشتہ برسوں کی معاشی پالیسیاں برقرار رہیں اور موجودہ حکومت کی معاشی ٹیم میں کچھ ایسے افراد بھی شامل رہے جو گزشتہ برسوں میں معاشی ٹیم کا حصہ رہے تھے تو پھر حالات کی بہتری کا قطعی امکان نہیں ہے۔ پاکستان کی تیزی سے بگڑتی ہوئی معاشی صورت حال کا قائدہ اٹھا کر بعض غیر ملکی بینک اور ادارے پاکستان کے نادمندہ ہونے کی باتیں کر رہے ہیں جبکہ اس بات کا خدشہ موجود ہے کہ پاکستان کی کریڈٹ ریٹنگ گرائی جاسکتی ہے۔ امریکہ کی ایک اہم شخصیت نے پاکستان میں وقت سے پہلے انتخابات کے امکانات کا اشارہ دیا ہے جبکہ خود وطن عزیز میں قومی

حکومت کے قائم ہونے کی باتیں بھی کی جا رہی ہیں۔ اب یہ خدشہ نظر آ رہا ہے کہ اگر حکمرانوں نے سیاسی جھگڑے تیزی سے نمٹا کر معیشت کو سنبھالا دینے کے لیے انقلابی اقدامات نہ اٹھائے اور طاقتور طبقوں کو نواز کر عوام پر بوجھ ڈالتے چلے جانے کی پالیسی برقرار رکھی تو معیشت اور امن و امان کی صورت حال مزید خراب ہوگی، جس سے حکومت کمزور ہوگی اور معیشت کو تباہی سے بچانے کے لیے پاکستان کو ایک مرتبہ پھر آئی ایم ایف کے چنگل میں پھنسا دیا جائے گا۔ اسی پر بس نہیں، دہشت گردی کے خاتمے کے نام پر لڑی جانے والی امریکی جنگ میں معاونت کو کم کرنے کے بجائے حکومت قومی سلامتی، قومی یکجہتی اور قومی مفادات کو نظر انداز کر کے اس جنگ میں امریکہ کے بڑھتے ہوئے مطالبات کو بے چون و چرا ماننی چلی جائے گی جو کہ قومی المیہ ہوگا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ وائسرائے اور مالیاتی وائسرائے صاحبان نے ایک حکمت عملی کے تحت گزشتہ برسوں میں پاکستان کی معیشت کو تباہی کے کنارے پر لاکھا کیا ہے۔ اگر اس ضمن میں احتساب نہ ہوا تو یہ بھی ایک قومی المیہ ہوگا۔ ملک کے قابل احترام جید علمائے کرام نے اسلامی بنکاری کے نام سے مروجہ نظام کو غیر شرعی اور حرام قرار دیتے ہوئے 28 اگست 2008ء کو فتویٰ جاری کیا ہے کہ اسلامی بنکاری کے نام سے کام کرنے والوں کی مثال دیگر سودی بینکوں کی ہی ہے اور ان بینکوں کے ساتھ معاملات ناجائز اور حرام ہیں۔ ہم نے اس فتوے کا متن نہیں دیکھا لیکن گزشتہ برسوں میں انہی کاموں میں اسلامی بنکاری کے ضمن میں ہم نے جو گزارشات پیش کی تھیں ان میں سے چند کے اقتباسات نذر قارئین ہیں۔

- 1- اسلامی بنکاری کے نام پر ڈیپازٹس حاصل کرنے اور سرمایہ فراہم کرنے (سودی بنیاد کے قرضوں کا متبادل) کے لئے جو طریقے اسلامی بینکوں اور مالیاتی اداروں نے اپنائے ہیں وہ عموماً نہ تو شریعت کی روح سے مطابقت رکھتے ہیں اور نہ ہی اس ظلم و نا انصافی کے خاتمے میں معاونت کر رہے ہیں جو سودی بنیاد پر لین دین کی پیداوار ہے“ (جنگ 14 جنوری 2003)
- 2- ”اسلامی بنکاری کے تحت سرمائے کی فراہمی زیادہ تر مشارکہ کے ذریعے ہونا چاہیے لیکن اسلامی بینکوں نے سرمائے کی فراہمی کے لئے بڑے پیمانے پر مباحہ و اجارہ وغیرہ کے طریقے اپنائے ہوئے ہیں جو کہ نتائج کے اعتبار سے سودی نظام سے مماثلت رکھتے ہیں“ (جنگ 13 اکتوبر 2006ء)

کاروباری اور ملازمت پیشہ افراد (مرد حضرات) کے لیے

## بنیادی دینی علوم سے آگاہی کا موقع

مرکزی انجمن خدام القرآن کے شعبہ تدریس کے زیر اہتمام

# فہم دین کورس

موڈیول - III

13/10/2008ء سے آغاز ہو رہا ہے۔ (ان شاء اللہ)

### مضامین

☆ ترجمہ القرآن (عربی قواعد کی روشنی میں)

☆ عربی گرامر: دروس اللغة العربية (الجزء الثالث) ☆ دینی موضوعات پر لیکچرز

دورانیہ: 3 ماہ ..... اوقات تدریس: مغرب تا عشاء (سوموار تا جمعرات)

اہلیت: Module-I, II یا عربی گرامر کا کوئی ابتدائی کورس

### داخلے کے خواہش مند حضرات

قرآن اکیڈمی 36۔ کے ماڈل ٹاؤن لاہور کے

استقبالیہ سے داخلہ فارم حاصل کریں اور پُر کے

13/10/2008ء تک وہیں جمع کرادیں

فون: 3-5869501 ای میل: Email:irts@tanzeem.org

### دعائے مغفرت کی اپیل

○ تنظیم اسلامی حلقہ بہاولنگر کے رفیق محمد ندیم کے والد وقات پاگئے

○ تنظیم اسلامی قرآن اکیڈمی کے معتمد محمد مشتاق کے چچا وقات پاگئے

○ تنظیم اسلامی میرپور کے ملتزم رفیق ظفر اقبال کی والدہ محترمہ وقات پاگئیں

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

رہائے تنظیم اسلامی اور قارئین ندائے خلافت سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے

3- ”اسٹیٹ بینک نے گزشتہ چار برسوں سے یہ غیر اسلامی اور تباہ کن پالیسی اپنائی ہوئی ہے کہ ملک میں سودی بینک اور اسلامی بینک غیر معینہ مدت تک ساتھ کام کرتے رہیں گے۔ چنانچہ سودی نظام کو دوام بخش دیا گیا ہے۔ چار برس کا عرصہ گزرنے کے باوجود شریعت سے متصادم اس پالیسی پر علمائے کرام کا کوئی اعتراض ہماری نظر سے نہیں گزرا“ (جنگ 13 اکتوبر 2006ء)

4- ”ہم قابل احترام علمائے کرام سے یہ درخواست بھی کریں گے کہ وہ اسلامی بینکوں کو واضح طور سے یہ بتلا دیں کہ اگر انہوں نے ہر سہ ماہی میں سرمائے کی فراہمی کے مجموعی حجم بشمول پرانی سہولتوں کی تجدید کا کم از کم 30 فیصد نفع و نقصان میں شرکت کی بنیاد پر نہ کیا تو وہ اس بینک کو اسلامی بینک تصور نہیں کریں گے“ (جنگ 13 اکتوبر 2006ء)

5- ”سودی بینک اپنا منافع تیزی سے بڑھانے کے لیے اپنے کھاتے داروں کو افراط زر کی شرح سے کم شرح سے منافع دے کر ان کا استحصال کر رہے ہیں اور اسلامی بینک ان کی تقلید کر رہے ہیں۔ چنانچہ جس نظام بنکاری میں کھاتے داروں یا سرمایہ لینے والوں کا استحصال ہوتا ہو، وہ حقیقی معنوں میں اسلامی نظام بنکاری کہلایا ہی نہیں جا سکتا۔“ (جنگ 12 اکتوبر 2007ء)

6- علماء حضرات کو اب واضح طور سے کہنا ہوگا ”وہ اسلامی بینکوں کے پیچھے اپنا وزن صرف اس وقت ڈالیں گے جب یہ بینک کھاتے داروں کا استحصال بند کر دیں گے اور مشارکہ کے ذریعے سرمائے کی فراہمی کا تناسب تیزی سے بڑھائیں گے۔“ (جنگ 12 اکتوبر 2007ء)

7- ”اسلامی نظام بنکاری اسلامی نظام معیشت کا صرف ایک اہم حصہ ہے۔ چنانچہ اسلامی نظام معیشت اپنے بغیر اسلام کی حقیقی روح کے مطابق اسلامی نظام بنکاری نافذ ہو ہی نہیں سکتا۔“ (جنگ 13 اکتوبر 2006ء)

اب سے دو برس قبل 9 رمضان المبارک 1427ھ کو ہم نے لکھا تھا ”اگر تمام متعلقہ حضرات، ادارے، پارلیمنٹ اور حکومت اسلامی بنکاری کو اسی کی حقیقی روح کے مطابق وضع کرنے اور نافذ کرنے کے ضمن میں اپنا کردار فوری اور موثر طور پر ادا کرنے کا عزم اور عہد رمضان کے اس مبارک مہینہ میں ہی کر لیں تو امید ہے کہ اللہ کے خصوصی فضل و کرم سے یہ کوششیں بار آور ہوں گی اور باری تعالیٰ ملک و قوم اور خود ان پر اپنی خصوصی رحمتیں نازل فرمائے گا۔“ (جنگ 13 اکتوبر 2006ء)

رمضان المبارک کی ان مبارک ساعتوں میں اب پھر ہماری گزارش، خواہش اور دعا یہی ہوگی۔

(بشکر یہ روزنامہ ”جنگ“)

## امیر تنظیم اسلامی کا دورہ دیر

13- نبی عن المنکر کی خصوصی اہمیت (ڈاکٹر فرمان بیگ)

14- جہاد فی سبیل اللہ (اولیٰ ریاض)

اس کورس کا اختتام 5 اگست کو ہوا۔ 7 اگست کو تقریب تقسیم اسناد حاجی ریٹورنٹ F-10 مرکز میں منعقد کی گئی، جس کے مہمان خصوصی مقامی امیر تنظیم اسلامی محمد ثاقب اور میجر (ر) طاہر فاروق تھے۔ اس تقریب میں ریاض حسین کا ایک لیکچر رکھا گیا جس کا موضوع تھا: ”امت مسلمہ کے لئے سہ نکاتی لائحہ عمل“۔ تقریب کے آخر میں شرکاء کورس میں انعامات و اسناد تقسیم کی گئیں۔ آخر میں کولڈ ڈرنکس سے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔

بعد میں 4 شرکاء کورس نے تنظیم میں شمولیت اختیار کی۔ اللہ ہماری اس سعی کو قبول و منظور فرمائے۔ آمین۔ (رپورٹ: اولیٰ ریاض)

## تنظیم اسلامی اسلام آباد (حلقہ خواتین) کے زیر اہتمام تفہیم دین کورس

تنظیم اسلامی اسلام آباد حلقہ خواتین کے زیر انتظام 25 روزہ تفہیم دین کورس کا اہتمام کیا گیا۔ یہ کورس G-9/4 اسلام آباد میں ایک گھر میں منعقد کیا گیا۔ کورس کا آغاز 17 جولائی کو ہوا۔ اس کورس کے لیے 400 پنڈ بزل تقسیم کیے گئے۔ اس میں مندرجہ ذیل کورسز پڑھائے گئے۔

- 1- تجوید (مسز سلٹی ریاض) 2- درس حدیث (محترمہ سعدیہ بخاری)
  - 3- منتخب نصاب: باب اول (محترمہ تہینہ اعجاز) 4- سیرت صحابیات (مسز سلٹی ریاض)
  - 5- آداب زندگی (مسز سلٹی ریاض) 6- علامات قیامت پر خصوصی دروس (مسز سلٹی ریاض)
- اس کے علاوہ کچھ متفرق عنوانات پر لیکچرز کا اہتمام بھی کیا گیا۔ ان کی تفصیل یہ ہے:
- 1- سورۃ الفاتحہ (مسز سلٹی ریاض) 2- مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق (مسز سلٹی ریاض)
  - 3- شرعی پردہ (محترمہ منزہ عارف) 4- تاریخ نبی اسرائیل (محترمہ منور جہاں)
  - 5- اللہ تعالیٰ کی وحدانیت: سورۃ الاخلاص کی روشنی میں (محترمہ مصباح مسعود)
  - 6- خصوصیات مومنین و مومنات (ناظمہ حلقہ خواتین محترمہ عائکہ علاؤ الدین)

15 اگست کو اس کورس کا اختتام کیا گیا۔ 16 اگست کو تقریب تقسیم اسناد منعقد ہوئی جس کی مہمان خصوصی ناظمہ حلقہ خواتین محترمہ عائکہ علاؤ الدین تھیں۔ انہوں نے اپنے خصوصی لیکچر میں شرکاء کورس کی بھرپور حوصلہ افزائی کی اور مستقبل میں اس پر کاربند رہنے اور دوسروں تک دعوت دین کو پہنچانے کی تلقین کی۔ تقریب کے آخری میں شرکاء کورس میں انعامات و اسناد تقسیم کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس سعی کو قبول و منظور فرمائے۔ آمین۔ (رپورٹ: مسز سلٹی ریاض)

## تنظیم اسلامی حلقہ سندھ زیریں کے زیر اہتمام تربیتی اجتماع

نظام العمل میں حالیہ ترمیم کے بعد مقامی تنظیم میں باعموم شب بیداری کے ساتھ ماہانہ تربیتی پروگرام منعقد ہو رہے ہیں، لہذا امیر حلقہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ حلقہ کے تحت ہونے والی شب بیداری کے پروگرام کی بجائے ہر دوسرے ماہ قرآن اکیڈمی یاسین آبادی میں صبح آٹھ بجے تربیتی پروگرام کا انعقاد کیا جائے، لہذا اس ماہ یہ پروگرام 24 اگست 2008ء کو حلقہ سندھ زیریں کے زیر اہتمام تربیتی اجتماع کی صورت میں منعقد ہوا جس کی میزبانی تنظیم اسلامی نارتھ ناظم آباد کوٹنویس کی گئی تھی۔

پروگرام کا آغاز تہ کیر بالقرآن کے عنوان سے ڈاکٹر محمد الیاس کے سورۃ العنکبوت کے درس سے ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ اس سورت میں انسان کی حرص و ہوس کی بات کی گئی ہے۔ کثرت مال و اولاد سے لے کر متاع دنیوی کی ہر چیز کی کثرت کے حصول میں وہ حلال و حرام کی تمیز کھو بیٹھتا ہے۔ انہوں نے کہا جب وہ موت کے مرحلے سے گزر کر اخروی زندگی میں داخل ہوگا تو اس کو آخرت کے بارے میں حق یقین حاصل ہو جائے گا۔

12 جولائی 2008ء بروز ہفتہ امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید، ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی جناب انظہر بختیار ظلمی کے ہمراہ سہ پہر 3 بجے مختصر دورے پر دیر تشریف لائے۔ قبل ازیں دیر بالا کی دونوں تنظیموں کے رفقاء دیر ہوٹل میں اکٹھے ہوئے۔ ہوٹل میں رفقاء سے امیر محترم کا تفصیلی تعارف ہوا۔ بعد میں امیر محترم نے رفقاء کے سوالات کے جوابات دیئے۔ تنظیم اسلامی دیر بالانے اسمبلی ہال میں امیر محترم کے لیے پروگرام رکھا تھا۔ عصر کے وقت امیر محترم مختصر قافلہ کے ہمراہ دیر ہوٹل سے روانہ ہو کر اسمبلی ہال کے ساتھ متصل مسجد پہنچے۔ بعد از نماز عصر اسمبلی ہال میں پروگرام شروع ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کے بعد امیر حلقہ سرحد شمالی جناب محمد فہیم نے مختصر تعارفی کلمات کہے اور امیر محترم کو خطاب کی دعوت دی۔ امیر محترم نے موجودہ حالات اور مسلمانان پاکستان کی ذمہ داریوں کے موضوع پر مفصل خطاب فرمایا۔ انہوں نے کہا بحیثیت پاکستانی قوم اگر ہم نے اجتماعی توبہ نہ کی اور اس ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی کوشش نہ کی تو اندیشہ ہے کہ اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی کے پاداش میں ہمیں بہت بڑے عذاب سے دوچار کر دے (اعاذنا اللہ)۔ ہم نے اللہ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ ہمیں بر عظیم میں ایک آزاد ریاست عطا فرمادے تو ہم اس میں اللہ کے نظام قائم کریں گے۔ افسوس کہ ہم نے 61 سال میں کچھ بھی نہیں کیا۔ اور ہم اسی جگہ کھڑے رہے جہاں سے سفر کا آغاز کیا تھا۔ ہال میں کم از کم 230 افراد نے بڑی دلچسپی و اشتہاک سے امیر محترم کا خطاب سنا۔ اس پروگرام کے لیے دیر کے رفقاء نے بڑی محنت کر کے دعوتی مہم چلائی۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی و جہد کو قبول فرمائیں۔ (رپورٹ: سعید اللہ خان)

## تنظیم اسلامی اسلام آباد شمالی کے زیر اہتمام 30 روزہ تفہیم دین کورس

تنظیم اسلامی اسلام آباد شمالی کے زیر انتظام گرمیوں کی چھٹیوں کے دوران 30 روزہ تفہیم دین کورس کا اہتمام کیا گیا۔ یہ کورس F-10 مرکز اسلام آباد میں واقع ایک رفیق تنظیم کے فلیٹ (جو صرف دعوتی مقاصد کے لیے استعمال ہوتا ہے) میں منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام کے لیے 1500 پنڈ بزل تقسیم کیے گئے۔ اس کے علاوہ 8 عدد بیٹرز بھی اسلام آباد کے مختلف چوکوں پر آویزاں کیے گئے۔ یہ کورس 7 جولائی کو شروع ہوا۔ اس میں مندرجہ ذیل کورسز پڑھائے گئے۔

- 1- عربی گرامر (ریاض حسین) 2- درس حدیث (اعجاز حسین)
  - 3- منہج انقلاب نبوی (احسن احمد) 4- تجوید (اولیٰ ریاض)
- اس کے علاوہ کچھ متفرق عنوانات پر لیکچرز کا اہتمام بھی کیا گیا۔ ان کی تفصیل کچھ یوں ہے:
- 1- سورۃ العصر (ریاض حسین) 2- آپ الہر (محمد ثاقب)
  - 3- سورۃ القمان (محمد ثاقب) 4- سورۃ حم السجدہ (ڈاکٹر فرمان بیگ)
  - 5- نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں (ریاض حسین)
  - 6- سورۃ القلم (ریاض حسین) 7- دنیا کی عظیم ترین نعمت: قرآن حکیم (مدثر رشید)
  - 8- تعمیر سیرت کی اساسات (محمد ثاقب)
  - 9- بندہ مومن کی شخصیت کے خدوخال (ڈاکٹر فرمان بیگ)
  - 10- سورۃ الحجرات (ریاض حسین)
  - 11- نبی اکرم ﷺ کا مقصد بعثت (محمد اصغر)
  - 12- شہادت علی الناس سورۃ الحج کی روشنی میں (ڈاکٹر فرمان بیگ)



اس کے بعد اعجاز لطف نے رمضان المبارک سے متعلق رفقاء کے سامنے چند مفید باتیں رکھیں۔ اس کے بعد آدھ گھنٹے کا وقفہ کیا گیا۔ دوسرے سیشن میں نوید احمد نے تنظیم کے فکر کے متعلق اہم نکات کو واضح کیا۔

بعد ازاں حافظ عمیر انور نے ذاتی احتسابی یادداشت کی اہمیت پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ نے دن کے روزے اور رات کے قیام کرنے والوں کو گناہوں کی مغفرت کی خوشخبری دی ہے بشرطیکہ انہوں نے روزہ اور تراویح کا اہتمام ایمان اور احتساب کے ساتھ کیا ہو۔

عبدالرزاق کوڈواوی نے دعا کی فضیلت اور اس کی قبولیت کی شرائط پر گفتگو کی۔ انہوں نے دعاؤں کی قبولیت کے مختلف اوقات کا تذکرہ فرمایا۔

شجاع الدین شیخ نے سورۃ الشوریٰ کی چند آیات پر درس دیا، جن میں فریضہ اقامت دین اور اس کے لیے زوردار دعوت موجود ہے۔ ان آیات سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ تمام جلیل القدر رسولوں کا مشن اقامت دین تھا۔ شیطان ہمیں اس ذمہ داری سے غافل کرنے کے لئے طرح طرح کے جواز سمجھاتا ہے۔ اس درس میں شجاع الدین شیخ کی معاونت ڈاکٹر محمد الیاس اور سید نعمان اختر نے فرمائی۔

آخر میں حسب معمول امیر حلقہ نے رفقاء سے خطاب فرمایا اور انہیں اہم تنظیمی اطلاعات بہم پہنچائیں۔ مسنون دعا پر یہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اقامت دین کے اس مشن میں استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(رپورٹ: محمد سمیع)

## تنظیم اسلامی حلقہ لاہور کے زیر اہتمام مظاہرہ

تنظیم اسلامی حلقہ لاہور کے زیر اہتمام 28 اگست بروز جمعرات بعد نماز عصر ”اسلام کے معاشی نظام“ کے عنوان سے اسمبلی ہال کے سامنے مال روڈ پر ایک مظاہرہ ہوا۔ ”غیر اسلامی معیشت کا نتیجہ“ کے عنوان سے پنڈیل دس ہزار کی تعداد میں چھپوا کر حلقہ لاہور کی تنظیم میں تقسیم کر دیئے گئے تھے، تاکہ رفقاء اپنے علاقوں میں اس کو تقسیم کر سکیں۔ مقررہ تاریخ کو رفقاء نے عصر کی نماز مسجد شہداء ریگیل چوک مال روڈ میں ادا کی۔ نماز عصر کے بعد ناظم مظاہرہ غازی محمد وقاص کی ہدایات کی روشنی میں رفقاء نے بینرز اور پلے کارڈ اٹھا کر مسجد شہداء سے لے کر اسمبلی ہال تک واک کی۔ واک کی قیادت امیر حلقہ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ نے کی۔ اسمبلی ہال کے چوک میں پہنچ کر رفقاء چوک کے چاروں طرف ایک ترتیب کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ بینرز اور ٹی بورڈ عجب رنگ دکھا رہے تھے۔ ان کے ساتھ ساتھ تنظیم اسلامی کے جھنڈے بھی لہرا رہے تھے۔

نجل حسن میر نے مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ غیر ملکی طاقتیں پاکستان میں بدامنی پیدا کر کے اپنے مذموم مقاصد حاصل کرنے میں کوشاں ہیں۔ ہمارے حکمران امریکہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے شمالی علاقوں میں اپنے مسلمان بھائیوں کو قتل کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کا کونہ کونہ ظلم زیادتی بے انصافی جبر اور استحصال سے بھر چکا ہے۔ پاکستان کے حالات کو سدھارنے کے لیے اسلامی انقلاب ناگزیر ہے۔

امیر تنظیم اسلامی حلقہ لاہور ڈاکٹر غلام مرتضیٰ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملکی معیشت جابھی کے آخری کناروں تک پہنچ چکی ہے۔ سودی معیشت نے ہمیں معاشی بد حالی بے سکونی بے روزگاری اور افلاس کے تحفے دیے ہیں۔ اسلام میں عقیدے کی سطح پر شرک اور عملی اعتبار سے سود گناہ کبیرہ ہیں۔ سیکولر نظام کے ماہرین معیشت اس بات کے قائل ہیں کہ اگر انٹرسٹ ریٹ صفر کر دیا جائے تو معاشرے سے بے روزگاری ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن ہمارے ملک میں انٹرسٹ ریٹ بڑھا کر عوام الناس کے مسائل میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ دراصل ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نام تو لیتے ہیں مگر ان کا حکم نہیں مانتے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری بلکہ تمام انسانیت کی نجات اس میں ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے دیے ہوئے نظام عدل و قسط کے غلبہ کے

لیے ارادہ کر کے کمر باندھ لیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ خوراک لباس رہائش کے ساتھ تعلیم و علاج کو بھی انسان کی بنیادی ضروریات میں شمار کیا جائے، جن کو پورا کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ جاگیر داری اور غیر حاضر زمینداری سے متعلق تمام برائیوں کے خاتمہ کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس اجتہاد پر عمل کیا جائے کہ مفتوحہ علاقوں کی زمین کسی شخص کی ذاتی ملکیت نہیں بلکہ بیت المال کا حصہ ہوتی ہے اور مزارعت کی حرمت کے حوالے سے امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے فتویٰ سے مدد لی جائے۔ انفرادی ملکیت اور آزاد معاشی جدوجہد کی فضا پیدا کی جائے اور اس آزادی کے ضمن میں اسلامی شریعت سے تجاوز نہ کیا جائے۔ دینی اخوت کو آجر اور اجیر کے درمیان تعلق کی بنیاد بنایا جائے۔ امیر حلقہ نے دعائیہ کلمات کے ساتھ مظاہرے کے اختتام کا اعلان کیا، جس کے بعد رفقاء واک کرتے ہوئے واپس مسجد شہداء تک گئے اور پھر اسن طور پر منتشر ہو گئے۔ یوں یہ مظاہرہ اختتام کو پہنچا۔

(رپورٹ: محمد یونس)

## حلقہ سندھ زیریں کے تحت اسلام کے معاشی نظام کے حوالے سے مظاہرہ

حلقہ سندھ زیریں کے زیر اہتمام 28 اگست 2008ء کو کراچی پریس کلب کے سامنے ”اسلام کے معاشی نظام“ کے حق میں مظاہرہ ہوا۔ اس مظاہرے کے لیے 5000 پنڈ بلز طبع کروائے گئے تھے۔ مزید برآں بینرز کے ڈسپلے کا بھی اہتمام تھا۔ نوید احمد کے خطاب سے اس مظاہرہ کا آغاز کیا گیا۔ مقررین نے اسلام کے معاشی نظام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور ملک میں جاری سود پر مبنی معاشی نظام کی قباحتوں کو بھی واضح کیا۔ عوام کو یہ بتایا گیا کہ اسلام کے معاشی نظام کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ دولت چند اہل ثروت ہاتھوں تک محدود نہ ہو جائے۔ انہوں نے واضح کیا کہ سودی نظام سے کس طرح عوام کا استحصال ہو رہا ہے اور لوگ نہ صرف اپنے اعضاء بلکہ اپنی اولاد تک کو بیچنے پر مجبور ہیں اور خود کشی کی شرح میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اس صورتحال سے نکلنے کی واحد صورت یہ ہے کہ اسلام کے نظام عدل اجتماعی کو نافذ کیا جائے، اس کے بعد رفقاء کو چار گروپ میں تقسیم کر کے شاہین کمپلکس تک مارچ کا اہتمام کیا گیا اور وہاں رفقاء نے بینرز ڈسپلے کئے اور لوگوں میں پنڈ بلز تقسیم کئے۔ نماز عصر کے بعد رقت آمیز دعا پر یہ مظاہرہ اختتام کو پہنچا۔

(رپورٹ: محمد سمیع)

## تنظیم اسلامی فورٹ عباس کے زیر اہتمام مظاہرہ

تنظیم اسلامی فورٹ عباس حلقہ کے زیر اہتمام ”اسلام کے معاشی نظام“ کے حق میں ایک پرامن مظاہرہ ہوا، جس کی قیادت مقامی امیر وقار اشرف نے کی۔ تھیویٹ کے مطابق ریٹی کے شرکاء نے بینرز اور کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر سود، فحاشی، اور منکرات کے خلاف عبارات درج تھیں۔ مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے جناب وقار اشرف نے کہا کہ ہم نے پاکستان اللہ کے دین کو قائم اور غالب کرنے کے لیے حاصل کیا تھا لیکن آج اکٹھ سال گزر چکے ہیں لیکن یہ مقصد ہنوز تشنہ تعبیر ہے، بلکہ ہم روز بروز اللہ کے دین سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ ہم نے وہ سودی نظام قبول کر لیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں اپنے اور اپنے رسول ﷺ کے خلاف جنگ قرار دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ معیشت کو سود سے چھٹکارا دلانے بغیر ہم کبھی بھی اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں کر سکتے۔ پاکستان کی موجودہ ذبوں حالی اللہ کے دین سے بے وفائی کا نتیجہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اس نظام عدل کو قائم کریں جو نظام نبی اکرم ﷺ اور آپ کے خلفاء راشدین نے قائم کر کے دکھایا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے عذابات دیتا ہے تاکہ سنبھلنے والے سنبھل جائیں اور اپنے طرز عمل کی اصلاح کر لیں۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم میں سے ہر شخص انفرادی طور پر اپنا محاسبہ کرے کہ اس نے نبی کریم ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات اور مبارک اسوہ کو کس قدر اختیار کیا ہے، اور اس میں کہاں کمی ہے، پھر اس کمی کا ازالہ کرے، پھر یہ کہ اللہ کے دین کی سر بلندی کے لیے اپنے جسم و جان کی صلاحیتیں لگا دے۔

(رپورٹ: حافظ فرخ ضیاء)

## 95 فیصد محروم مسلمان

جماعت اسلامی ہند نے ”ویژن 2016ء“ کے نام سے ایک دستاویز جاری کی ہے جس میں معاشرتی، معاشی اور تعلیمی لحاظ سے پندرہ کروڑ بھارتی مسلمانوں کے حال و مستقبل کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس دستاویز کی رو سے دیہات میں رہائش پذیر بیشتر مسلمان حکومت کی طرف سے سستے داموں دستیاب کھانے پینے کی اشیاء حاصل نہیں کر پاتے۔ دستاویز کی سب سے تکلیف دہ بات یہ ہے کہ اس کے مطابق بھارت میں تقریباً ”95 فیصد“ مسلمان غربت کی لکیر (Poverty line) کے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں۔

بھارتی حکومت ایسے لاکھوں غریب خاندانوں کو آٹا اور چاول بالترتیب 2 اور 3 روپے کلو کے حساب سے فراہم کرتی ہے۔ مگر اس غربت مٹاؤ اسکیم سے صرف 3.2 فیصد مسلمان ہی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ حکومت کی عدم توجہ اور پھر اپنی کوتاہیوں کے باعث بھارت میں مسلمان عام طور پر کسمپرسی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

## چینی حکومت کا تعصب

بیجنگ اوپیکس کے دوران سکینا نگ میں تحریک آزادی کے رہنماؤں نے کوشش کی تھی کہ وہ اپنے مسائل نمایاں کر سکیں۔ چینی حکومت نے سکینا نگ میں مقیم مسلمانوں کو کئی پابندیوں میں جکڑ رکھا ہے مثلاً مسلمان مرد داڑھی نہیں رکھ سکتے اور خواتین برقع نہیں پہن سکتیں۔ سکینا نگ میں مسلمانوں کی حالت زار کے بارے میں اردو ذرائع ابلاغ عموماً خاموش رہتے ہیں۔ وجہ یہی ہے کہ پاکستانی حکومت چین کو اپنا قریبی دوست سمجھتی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ چینی حکومت سکینا نگ کے مسلمانوں پر جو ظلم و ستم کر رہی ہے، اس سے آنکھیں بند کر لی جائیں۔

چینی حکومت آج کل ان مسلمانوں سے شدید ناراض ہے کیونکہ انہوں نے دوران اوپیکس اپنی تحریک آزادی نمایاں کر کے گویا بہت بڑا ”جرم“ کیا ہے۔ اسی جرم کی پاداش میں چینی حکومت نے مسلمانوں پر پابندی لگا دی ہے کہ وہ مساجد میں تراویح ادا نہ کریں۔ یہ تعصب اور ظلم کی انتہا ہے۔

سکینا نگ دراصل جغرافیائی لحاظ سے اہم خطہ ہے۔ وہاں کے مسلمان آزادی چاہتے ہیں لیکن وہاں پٹرول و گیس کے ذخائر بھی ہیں۔ اس لیے چینی حکومت اُسے ہاتھ سے چھوڑنا نہیں چاہتی۔ تاہم وہ زبردستی مسلمانوں کو اپنا محکوم بنائے ہوئے ہے۔

## قرآن شریف پڑھا ہے؟

انڈونیشیا کے نیم خود مختار علاقے آچے کی حکومت نے ایک نیا قانون بنایا ہے، جس کی رو سے انتخابات لڑنے والے تمام سیاست دانوں کو مطالعہ قرآن کا امتحان دینا ہوگا۔ اس امتحان میں یہ جانچا جائے گا کہ وہ قرآن مجید کے بارے میں کتنا علم رکھتے ہیں۔ نیز اسلامی قوانین کی بابت بھی سوالات کیے جائیں گے۔ جو سیاست دان اس امتحان میں ناکام ہوگا، وہ انتخابات نہیں لڑ سکے گا۔ یاد رہے، انڈونیشیا کے دیگر علاقوں کے برعکس آچے میں شریعت کی بہت پاسداری کی جاتی ہے۔ آچے میں اگلے سال اپریل میں انتخابات ہونے والے ہیں جس میں 1368 امیدوار شریک ہوں گے۔ آچے میں مذہبی پولیس بھی ہے جو اسلامی قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کو گرفتار کرتی ہے۔

حسب روایات سیکولر پارٹیوں نے اس نئے قانون کو بھی تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ ان کے امیدوار مذہبی امتحان میں شرکت نہیں کریں گے۔ ادھر آچے حکومت نے اعلان کیا ہے کہ جو امیدوار امتحان میں شریک نہیں ہوگا، وہ انتخابات میں حصہ نہیں لے سکتا۔

## ہمیں زیادہ فوجی چاہئیں: امریکی جنرل

مشرقی افغانستان میں موجود امریکی فوج کی کمانڈ جنرل جیمز اسکولیر کے پاس ہے۔ موصوف نے پچھلے دنوں اپنی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان و افغانستان کی سرحد پر تعینات کرنے لیے اُسے مزید فوجی درکار ہیں، ورنہ ”دہشت گردوں“ کے خلاف جنگ جیتنے میں وقت لگے گا۔

آج کل امریکیوں کا سارا زور اس امر پر ہے کہ افغانستان کے طالبان کو پاکستانی طالبان کی طرف سے مالی و عسکری مدد مل رہی ہے۔ اسی لیے امریکی فوجی اب سرحد پار کر کے پاکستان میں بھی حملے کرنے لگے ہیں۔

## شام کا نیا اشارہ

پچھلے ہفتے شام میں فرانس، ترکی اور قطر کے حکمران جمع ہوئے تاکہ اسرائیلی، شامی امن منصوبے کا ڈول ڈالا جاسکے۔ اس موقع پر منصوبے کی تجاویز تیار کی گئیں جو شامی حکومت نے ترک وزیر اعظم کے حوالے کر دی ہیں۔ ترک وزیر اعظم طیب اردگان اب ان تجاویز کو اسرائیل بھجوائیں گے تاکہ پیش رفت ہو سکے۔

شامی حکومت کا بنیادی مطالبہ یہ ہے کہ اسرائیل گولان کی پہاڑیاں واپس کر دے۔ مگر اسرائیلی کہتے ہیں کہ پہلے شامی حکومت لبنان کی حزب اللہ اور فلسطین کی حماس و اسلامی جہاد کو مالی و عسکری امداد دینا بند کرے۔ شام کو یاد رکھنا چاہیے کہ حزب اللہ اور حماس سے منہ موڑنا نہ صرف دینی اخوت کے تقاضوں کے منافی ہوگا، بلکہ خود اُس کے لیے سخت نقصان دہ اور اسرائیل کو تقویت دینے کے مترادف ہوگا۔

## قرآنیٹ پراجیکٹ اسرائیل کے سیاسی مقاصد کی

## تکمیل کی ایک کوشش ہے:

## سعودی علماء

سعودی علماء اور محققین نے خبردار کیا ہے کہ اسرائیل کے ”قرآنیٹ“ پراجیکٹ کا مقصد قرآن کی ایسی تعبیر ہے جو اسرائیل کے سیاسی مقاصد کی تکمیل کر سکے۔ علماء نے اس آن لائن پراجیکٹ کے بارے میں اپنے شبہات کا اظہار کیا ہے، جسے حال ہی میں اسرائیلی وزارت خارجہ نے ”مسلم دنیا اور مغرب کے درمیان رابطہ“ قائم کرنے کے لیے ترتیب دیا ہے۔ سعودی عرب میں سینئر علماء بورڈ کے ایک رکن ڈاکٹر عبداللہ المطلق نے اس پراجیکٹ کی تردید کی ہے جسے اسرائیل میں 15 مسلمان بدو طلبہ نے تعلیمی مشاورت میں اپنے ماسٹرز پروگرام کے ایک حصہ کے طور پر ترتیب دیا اور اس کی نگرانی یہودی پروفیسر ڈاکٹر آفرگرو سبورڈ نے کی اور نظر ثانی تین اسلامی مبلغین نے کی۔ بین گوربان یونیورسٹی پبلشنگ ہاؤس نے اس پراجیکٹ کو کتابی شکل میں بھی شائع کیا ہے۔ گلف نیوز سے اپنے ایک بیان میں ڈاکٹر المطلق نے اس بات پر زور دیا کہ مسلمانوں کو اسرائیلی قرآنیٹ پراجیکٹ پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اسے یہودی چلار ہے ہیں جو اسلام اور مسلمانوں سے اپنی نفرت کا برملا اظہار کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک مسلمان جو اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا چاہتا ہے، اسے قرآن کی تعبیر کے لیے ہرگز اس ویب سائٹ پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ مسلمانوں کو اسرائیل کے ان دعویٰوں کے فریب میں نہیں آنا چاہیے کہ ”قرآنیٹ قرآن کو والدین اور اساتذہ کے لیے ایک منفرد اور مفید تعلیمی آلہ میں تبدیل کر دیتا ہے اور اس کے ذریعے قرآن کی افادیت وسیع پیمانے پر لوگوں کی پہنچ میں ہوگی۔“

مقدر ہوگی۔ کہتے ہیں بغداد کی ایک ستم رسیدہ عورت نے ہمت کر کے ہلاکو خان کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور کہا، تم نے ہم پر بہت مظالم ڈھائے ہیں، تم پر اللہ کا عذاب نازل ہوگا۔ اس پر ہلاکو خان نے ایک زوردار قبضہ لگایا اور کہا کہ اللہ کا عذاب بن کر تو میں تم پر نازل ہوا ہوں۔ ہم ان سطور کے ذریعے مسلمانان پاکستان کو اللہ کا واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں کہ وہ نوشتہ دیوار پڑھیں، خود بھی سمجھیں اور دوسروں کو بھی سمجھائیں کہ اس مہلت کو غنیمت سمجھتے ہوئے اپنی زندگی کا رخ بدلیں۔ ہم جانتے ہیں کہ اصل تبدیلی اُن کے بدلنے سے آئے گی جن کے ہاتھ میں سٹیرنگ ہے، لیکن انسانوں کے سمندر کا رخ اگر صراطِ مستقیم کی طرف ہو گیا تو ملاح کے پاس بھی کشتی کا رخ موڑ دینے کے سوا کوئی اور چارہ کار نہ ہوگا۔ آخر میں ہم دعا کرتے ہیں کہ آصف علی زرداری ایوانِ صدر داخل ہوتے ہی نام نہاد دہشت گردی کے خلاف امریکی جنگ سے علیحدگی کا اعلان کر دیں۔ ہم امریکہ سے جنگ نہیں چاہتے لیکن ہم امریکیوں کی خاطر اپنے مسلمان بھائیوں کو ذبح بھی نہیں کر سکتے۔ وہ شمالی اور جنوبی وزیرستان اور سوات وغیرہ میں مکمل فائر بندی کا حکم دیں اور وہاں کے مسلمان بھائیوں سے سنجیدگی سے مذاکرات کر کے علاقے میں امن قائم کریں، نئے صدر کی یہ اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ لیکن اگر آصف علی زرداری نے پرویز مشرف کی طرح امریکی ایجنڈے ہی کو آگے بڑھایا تو یاد رکھیں مشرف سابق فوجی ہے اس لیے محفوظ راستے کی باتیں ہو رہی ہیں، سویلین صدر کو واپسی پر کبھی محفوظ راستہ نہیں ملا۔ اور قوم بھی یاد رکھے، ہلاکو خان کا قبضہ فضا میں موجود ہے۔ اللہ نہ کرے کہ ہمیں اُس کی بازگشت سنا پڑے۔